رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل اللہ یوتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ
الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار
الفضل
قادیان
فی پرچہ ۳ر

سالانہ
قیمت پیشگی
ملے
ششماہی للعہ
سہ ماہی ۶ر
ترسیل زر
محض بنام
منیجر الفضل ہو

جماعت احمدیہ کا سلسلہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا۔

نمبر ۱۴	مورخہ یکم اگست ۱۹۲۷ء	یوم دوشنبہ	مطابق ۲ر صفر ۱۳۴۶ھ	جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل و کرم اچھی ہے۔ اور حضور دن رات حالات موجودہ میں مسلمانوں کی بہتری کے متعلق تجاویز سوچنے مبلغین کی جو پنجاب کے ہر علاقہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ رپورٹیں ملاحظہ فرمانے اور انہیں ہدایات بھیجنے۔ اہم اور ضروری معاملات کے متعلق مضامین تحریر فرمانے میں مصروف ہیں۔ ۲۹ر جولائی کے خطبہ جمعہ میں حضور نے توکل کا صحیح اور حقیقی مفہوم بیان فرماتے ہوئے مسلمانوں کو دینی اور دنیوی ترقی کے لئے پوری پوری سعی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

جناب حافظ روشن علی صاحب کو خدا کے فضل سے اب آرام ہے۔ آپ ابھی لاہور میں ہی قیام پذیر ہیں۔

جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب مرکز میں کام کرنے کے لئے لاہور سے واپس آ گئے ہیں۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر

سرحد سے ہندوؤں کا اخراج

ملاپ کی شر انگیز تحریر

(حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے قلم سے)

سرحد کی خبر ہے۔ کہ راجپال کی کتاب اور ورتمان کی تحریرات کی وجہ سے وہاں کے خوانین نے ان ہندوؤں کو جو تجارت کرتے تھے اپنے اپنے علاقہ سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ اس پر ملاپ کا ایڈیٹر نہایت سخت ناراض ہے۔ اور اس تمام فعل کا الزام خصوصیت سے میری تحریرات پر رکھتا ہے۔ اس امر میں میں ملاپ کے ایڈیٹر صاحب سے ہمدردی رکھتا ہوں۔ اور انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ان ہندوؤں کی حفاظت میں جو سرحد پر رہتے ہیں ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے۔ اور درحقیقت ہم حیران ہیں۔

کہ سرحد کے پرجوش افغان جن کی تربیت پنجاب سے بالکل جداگانہ ہے۔ کس طرح اپنے جوشوں کو خلاف معمول دبائے ہوئے ہیں۔ ملاپ کے ایڈیٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ سرحدی افغان اسلامی شعار کی اس قدر غیرت رکھتے ہیں۔ کہ چند سال ہوئے۔ ایک سپاہی نے ایک انگریز افسر کو صرف اس لئے مار دیا تھا۔ کہ اس نے قبلہ کی طرف پاؤں کئے ہوئے تھے۔ ہم اس فعل کو خواہ احکام شریعت کے خلاف سمجھیں۔ لیکن اس امر کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ کہ ان کے نزدیک یہ امر شریعت کے مطابق تھا۔ پس اس قدر جلد ان لوگوں میں یہ تغیر پیدا ہو جانا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کے موقع پر بجائے جوش میں آ کر خون کرنے کے انہوں نے مہلت دیکر ہندو دکانداروں کو اپنی زمینوں سے چلے جانے کا حکم دیا۔ ایک بہت بڑی بات ہے۔ اور گو میرے نزدیک ابھی انہیں اور ترقی کی ضرورت ہے۔ مگر یہ تبدیلی خوش کن تبدیلی ہے۔ جس کے لئے میں خوانین سرحد کو مبارکباد دیتا ہوں۔ میں خوش ہوں کہ اس تبدیلی میں ہماری جماعت کا بھی حصہ ہے۔ کئی علاقوں کی نسبت جب معلوم ہوا۔ کہ وہاں کے افغان جوش میں ہیں۔ تو ہمارے آدمیوں نے انہیں سمجھایا۔ کہ وہ اسلام کی عزت کے خیال سے قتل و غارت سے پرہیز کریں۔ چنانچہ انہوں نے اقرار کیا۔ اور کیا ہندو صاحبان اس امر کو نہیں سمجھ سکتے۔ کہ وہ لوگ جو تھوڑے تھوڑے جوش پر قتل کر دیا کرتے تھے۔ ان کا رسول کریم صلعم کی ہتک کے معاملہ میں اس قدر صبر سے کام لینا کوئی معمولی بات ہے؟ اور کیا یہ قابل قدر تبدیلی نہیں۔ ہمارے آدمیوں نے مزید کوشش کی ہے۔ کہ ان لوگوں کو اپنی جگہ سے نکالا بھی نہ جائے۔ اور بعض بااثر علماء نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ اس کے لئے بھی کوشش کریں گے۔ اور اگر اس امر میں ان علماء کی کوشش کامیاب ہو گئیں۔ تو موجودہ ایجی ٹیشن کا یہ سب سے خوشگوار نتیجہ ہوگا۔ اور دنیا کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ عالم اسلام کس طرح آناً فاناً خوشگوار تبدیلی پیدا کر رہا ہے۔

میں ہندو اخبارات کو یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ بعض ہندوؤں نے اس موقع پر نہایت اشتعال انگیز رویہ اختیار کیا ہے۔ اور باوجود سرحد کے مخصوص حالات سے واقف ہونے کے اور وہاں پیش ہا پشت۔ رہنے کے بجائے اس امر پر اظہار افسوس کرنے کے کہ بعض خبیث الطبع لوگوں نے پاکبازوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی ہے۔ الٹا ان لوگوں کے خیالات کی تائید کر کے سرحد کے باغیرت مسلمانوں کو اور جوش دلایا۔ اگر بعض لوگ ایسا نہ کرتے تو شاید معاملات اس حد تک نہ پہنچتے۔ جس حد تک اس کا ابتدا پہنچ گئے ہیں۔ بہرحال ہم اب بھی کوشش کر رہے ہیں۔ اور سرحد کے خوانین سے ہم امید کرتے ہیں کہ وہ ہندوؤں کو اسلام پر اعتراض کرنے کا ایک اور موقع نہیں دیں گے۔ انہیں سب سے زیادہ چھوت چھات اور مسلمان دوکانیں کھلوانے اور ہندوؤں سے سودا نہ لینے کی طرف توجہ دلانی چاہیئے۔ اور اس کے نتیجہ میں اگر وہاں کے ہندو آپ ہی آپ کام نہ ہونے کے سبب سے اس ملک کو چھوڑ دیں تو اس کا الزام ان پر نہ ہوگا۔ لیکن انہیں چاہیئے۔ کہ خود ہندوؤں کو اپنے علاقہ سے نکل جانے کے لئے نہ کہیں۔

میں سرحد کے بااثر اصحاب کو اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ افغانستان روس اور ہزارہ کی تجارت کروڑوں روپیہ کی ہے۔ اور یہ سب کی سب ہندوؤں کے قبضہ میں ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ جلد سے جلد اس تجارت کو اپنے ہاتھ میں لے کر اسلام کی مدد کریں۔ جس قدر روپیہ سالانہ ان کے ہاتھوں سے جا کر اسلام کی بیخکنی کی کوششوں پر یا مسلمانوں کے کمزور کرنے پر خرچ ہوتا ہے۔ پس انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اپنی دوکانیں کھولیں۔ اور کم سے کم اسلامی ممالک کی تجارت تو اپنے ہاتھ میں لیں۔ اور اگر وہ اس سال کوشش کر کے اس تجارت کو اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ تو یقیناً اگلے سال اس کا اثر پنجاب کی تجارت پر پڑے گا۔ اور پنجاب میں بھی مسلمانوں کی تجارت مضبوط ہو جائے گی۔

اس کے بعد میں پھر ایڈیٹر ملاپ اور ان کے ہم آواز لوگوں سے بھی کہتا ہوں۔ کہ اوپر جو مشورہ میں نے دیا ہے۔ وہ اپنے مذہب کے مطابق دیا ہے۔ ہمارا مذہب سختی کا حکم نہیں دیتا۔ اس لئے اس نازک وقت میں بھی جبکہ ہمارے احساسات کو نہایت بری طرح کچلا گیا ہے۔ ہم امن اور صلح کی تعلیم دے رہے ہیں۔ لیکن میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کے کسی ممبر کا کوئی حق نہیں۔ کہ وہ سرحدی افغانوں کے اس فعل پر کوئی اعتراض کرے۔ آریہ سماج کی اپنی تعلیم یہ ہے۔ کہ مذہب کی ہتک کرنے والے کو ملک سے نکال دیا جائے۔ دیکھئے پنڈت دیانند صاحب اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں کیا لکھتے ہیں:- "جو شخص وید اور عابد لوگوں کی وید کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں کی بے عزتی کرتا ہے **اس ویدکی برائی کرنیوالے منکر کو ذات جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہیئے**"

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۵۹۔ ایڈیشن چہارم)

اگر پنڈت دیانند صاحب کے نزدیک وید ہی نہیں۔ بلکہ وید کے مطابق لکھی ہوئی کتابوں کی برائی کرنے والے کو بھی ملک سے نکال دینا چاہیئے۔ اور شاید اس قانون کے مطابق ملاپ اور پرکاش وغیرہ کی برائی کرنے والے کو بھی ملک سے نکال دینا چاہیئے۔ کیونکہ ان اخبارات کو بھی ویدوں کے مطابق ہی لکھنے کا دعوٰی ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی جائے۔ اور اس ہتک پر دوسرے ہندو رضامندی کا اظہار کریں۔ تو وہی لوگ جو پنڈت دیانند صاحب نے مذہب کی ہتک کرنیوالوں کے لئے مقرر کیا ہے۔ ان سے نہ کیا جائے۔ کیا صرف وید کی ہتک کرنے والا ہی اس امر کا مستحق ہے۔ کہ اسے ملک سے نکالا جائے۔ دوسرے مذاہب کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ بھی اپنے مذہب کی ہتک کرنے والوں کو ملک سے نکال دیں۔ مگر باوجود پنڈت صاحب کی اس تعلیم کے میں سرحد کے خوانین سے یہی کہوں گا۔ کہ ہم قرآن کریم کے ماننے والے ہیں جو رحم اور صلح کی تعلیم دیتا ہے۔ پس وہ اپنے خداداد صبر سے کام لے کر اپنے بھائیوں کے جوشوں کو ٹھنڈا کریں۔ اور اقتصادی تدابیر کے اختیار کرنے سے زیادہ کچھ نہ کریں۔ اور جو ہندو مسلمانوں سے چھوت چھات اختیار کرنے اور سود ترک کرنے کے باوجود بھی ان کے ملک میں رہنا چاہیں انہیں اپنے ملک میں امن سے زندگی بسر کرنے دیں۔ جیسا کہ وہ اب تک کرتے رہے ہیں۔

آخر میں میں ملاپ کے ایڈیٹر صاحب کی اس شر انگیز تحریر کی طرف خود ہندو صاحبان کو توجہ دلاتا ہوں۔ جو انہوں نے اپنے مضمون کے آخر میں لکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے "گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ جن علاقوں سے ہندوؤں کو جلاوطن کیا گیا ہے۔ ان علاقوں پر چڑھائی کر کے ان علاقوں کو انگریزی علاقہ کے ساتھ شامل کر لینا چاہیئے"

اس وقت جبکہ سرحد پر پہلے سے ہی جوش پھیلا ہوا ہے۔ یہ الفاظ سوائے فساد کی آگ بھڑکانے کے اور کیا اثر کر سکتے ہیں۔ افغانان سرحد جو سینکڑوں سال سے اپنی آزادی کے لئے سربکف رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ برطانیہ نے کروڑوں روپیہ خرچ کر کے سرحد پر امن قائم کیا ہے۔ اس تحریر کا اثر سرحد کے افغانوں پر اور گورنمنٹ کی پالیسی پر کیا ہوگا۔ کیا افغان اس تحریر کو دیکھکر یہ نتیجہ نہ نکالیں گے۔ کہ ہندو ہماری آزادی کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔ اور کیا ان کا جوش ان کے ہم مذہبوں کے خلاف آگے سے بھی تیز نہ ہو جائے گا۔ اور کیا اس تحریر کے نتیجہ میں انگریزی سیاست کو جو نہایت قیمتی جانیں قربان کرنے اور کروڑوں روپیہ خرچ کے بعد وہاں قائم ہوئی ہے۔ ایک زبردست ٹھیس نہ لگے گی۔ میں ہندو صاحبان کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ

اس قسم کے غیر ذمہ دار اشخاص کو روکیں۔ کہ سارے فساد کے یہی بانی ہیں۔ یہ لوگ موقع کی نزاکت اور کام کرنے والوں کی مشکلات کو نہیں دیکھتے۔ اور نادان دوست کی طرح اپنی قوم کو فائدہ پہنچانے کی بجائے اس کو نقصان پہنچا دیتے ہیں۔ اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ نوجوانانِ سرحد اس موقع پر نہایت بردباری سے کام لے رہے ہیں۔ اور ہر اک معقول بات کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ پس ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ اس قسم کے فتنہ انگیز مضامین کی روک تھام کی جائے۔

میں ہندو صاحبان سے یہ بھی خواہش کرتا ہوں۔ کہ جس طرح وہ سرحد کے بھائیوں کی ہمدردی کی طرف متوجہ ہیں۔ اسی طرح وہ چمبہ اور دوسری ریاستوں میں جو مسلمانوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس کی طرف بھی توجہ کریں۔ اور اس ظلم کو جو کمزور مسلمانوں پر کیا جا رہا ہے۔ دور کریں۔ ورنہ ان کا کوئی حق نہیں۔ کہ ابتدا خود کر کے اس کے انجام سے محفوظ رہنے کے لئے واویلا کریں۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

خاکسار مرزا محمود احمد

۲۸

غیرت مند سرحدی قبائل کا اجتماع

جناب میر اکبر صاحب آفریدی کوکی خیل کنڈی جمال خیل۔ ڈاکخانہ جمرود ضلع پشاور نے ۲۲ جولائی کے اس جلسہ کی جو سرحدی قبائل نے منعقد کیا حسب ذیل روئداد شائع کرائی ہے۔

۲۲ جولائی کو مقام زیارت ولی بابا متصل قلعہ جمرود خیبر ایجنسی آفریدی قبائل نے جمع ہو کر مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کیں۔

(۱) جس قدر ہندو قبائل غیر علاقہ میں آباد ہیں۔ وہ فوراً اپنے اپنے علاقوں سے خارج کئے جائیں۔

(۲) کوئی مسلمان کسی ہندو سے ایک پیسہ کا سودا نہ خریدے خواہ وہ ہندو علاقہ افغانستان میں سکونت پذیر ہو یا انگریزی علاقہ میں۔

(۳) تمام قبائل پنجاب اور ہندوستان کے مسلمانوں سے ان کے تمام قومی اور مذہبی معاملات میں متفق ہیں۔

یہ تینوں قراردادیں باتفاق منظور ہوئیں۔ اس کے بعد ایک عریضہ جس پر تمام قبائل سرحدی کے سرداروں کی مہریں ثبت تھیں پولیٹیکل ایجنٹ خیبر ایجنسی اور جناب خان بہادر سردار عبدالصمد خان اسسٹنٹ پولیٹیکل افسر خیبر ایجنسی کے پاس بھیجا گیا۔ اس عرضداشت کا مضمون یہ تھا۔

جناب عالی۔ ہم تمام متوطنان وکشتران مسلمان قبائل علاقہ غیر عرض پرداز ہیں۔ کہ ہمارے قبائل عرصہ سے گورنمنٹ کے بہی خواہ ہیں۔ اس سے پیشتر گورنمنٹ ہم پر یہ الزام لگاتی تھی۔ کہ ہندو لوگ غیر علاقہ کے قبائل سے بہت تنگ ہیں۔ اور ہمیشہ فریاد کرتے ہیں۔ کہ قبائل کے لوگ ہندوؤں پر ڈاکہ ڈال کر انہیں لوٹ لیتے ہیں۔ ہم لوگوں نے گورنمنٹ سے وعدہ کیا۔ کہ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ ہم لوگ آج تک اپنے عہد کے پابند رہے۔ اور ہندوؤں کی لوٹ مار سے باز رہے۔ اب چونکہ ہندوستان کے اندر انگریزی علاقہ کے سرکردہ ہندوؤں نے چند کتابیں ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف چھاپی ہیں۔ اور ان کتابوں میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت ہتک کی ہے۔ اس لئے تمام قبائل علاقہ غیر صوبہ سرحدی اس پر سخت رنجیدہ اور ملول ہیں۔ کیونکہ تمام دین محمدی کے پیرو ہیں۔ اور جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء کا تاج فخر بنی آدم بلکہ باعث خلق کون ومکان مانتے ہیں۔ اگر گورنمنٹ نے ہماری درخواست پر توجہ نہ کی۔ اور ان ہندو لعینوں کو جنہوں نے یہ ناپاک کتابیں شائع کی ہیں۔ یا شائع کرنے میں مدد دی ہے کافی سزا نہ دی۔ تو سخت فساد برپا ہونے کا احتمال ہے۔ کیونکہ یہ دینی معاملہ ہے۔ مسلمان اس توہین کو ایک لمحہ کے لئے برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم صوبہ سرحد کے تمام آفریدی نہایت جوش استقلال اور عزم راسخ کے ساتھ عرض پیرا ہیں۔ کہ اس معاملہ میں فوراً توجہ کی جائے۔

لنڈی کوتل میں مشترکہ اجلاس

۲۲ جولائی ۱۹۲۶ء کو ساڑھے دس بجے دن کے قریب بوار گی لنڈی کوتل میں تمام قبائل کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ہر خیال کے افراد شامل تھے۔ ذکاخیل اور کوکی خیلوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں گستاخی کے پیش نظر ہندوؤں کو اپنے ملک سے نکال دیا تھا۔ شنواریوں نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا۔ اس لئے تمام قبائل کا یہ اجلاس منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں یہ قرار دیا گیا کہ (۱) ہندوؤں سے سودا لینا قطعاً حرام ہے۔ جس کے خلاف کسی قسم کی شکایت پایہ ثبوت کو پہنچ جائے گی۔ اس پر ایک سو روپیہ جرمانہ ہوگا۔ (۲) اگلے جمعہ تک ہندوؤں کو مہلت دی جائے۔ تاکہ وہ نکل جانے کا بندوبست کر لیں۔ (۳) جمعہ کے بعد کوئی پٹھان ان کی اس طرح محافظت نہیں کریگا۔ جس طرح پہلے کرتا تھا۔ کیونکہ مسلمانوں پر اس خدمت عظیم کے صلے میں ہندوؤں نے یہ "بے نظیر مہربانی" کی ہے۔ جس کی مثال پچھلے سات سو برس میں کہیں نہیں ملتی۔

ان جلسوں کی کارروائی سے ظاہر ہے کہ سرحد کے غیور اور باغیرت مسلمانوں میں ہندوؤں نے اپنی شرارتوں اور فتنہ انگیزیوں سے کس قدر جوش پیدا کر دیا ہے۔ لیکن ہم امید رکھتے ہیں۔ وہ جوش کو مفید ترین رنگ میں استعمال کریں گے۔

مقدمہ ورتمان ہائیکورٹ میں

۲۷ جولائی "ورتمان" کے مقدمہ میں ملزموں کی طرف سے صفائی کی شہادتیں پیش ہونی تھیں۔ مگر وکیل صفائی نے کہا۔ کہ ہم نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ دونوں مقدموں میں صفائی کی شہادتیں پیش نہ کی جائیں۔ چنانچہ کوئی گواہ پیش نہ کیا جائیگا۔ اس موقع پر ملزم گیان چند کو گواہوں کے کٹہرہ میں لایا گیا۔ جس نے کہا۔ میں صفائی کی شہادت پیش کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ ازاں بعد دیوی شرن شرما کو بلایا گیا۔ اس نے بھی صفائی کی شہادتیں پیش کرنے سے انکار کر دیا۔

اس پر عدالت نے پوچھا۔ کہ آیا بحث ابھی شروع کر دی جائے۔ جس کے جواب میں مسٹر بھگت رام پوری وکیل ملزمان نے کہا۔ کہ میں تو اسی وقت بحث کے لئے تیار ہوں۔ وکیل استغاثہ سے پوچھ لیجئے۔ البتہ میں اتنی گذارش کروں گا۔ کہ چونکہ ملزم نے صفائی پیش کرنے میں ایثار دکھایا ہے۔ اس لئے مجھے وکیل استغاثہ کے بعد آخر میں بولنے کی اجازت دی جائے۔

اس پر عدالت اور وکیل صفائی کے درمیان جرح قدح ہوتی رہی۔ وکیل صفائی کہتا تھا۔ کہ اس سے قبل عدالت عالیہ میں ایسا کوئی مقدمہ پیش نہیں ہوا۔ اس لئے عدالت کو یہ نئی نظیر قائم کرنے کا حق حاصل ہے۔ کہ وہ وکیل صفائی کو اخیر میں بولنے کا موقع دیدے۔ جسٹس براڈوے نے اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ اس مقدمہ کی سماعت مجسٹریٹ کی عدالت کی سماعت کی طرح ہے۔ اور صوبہ پنجاب کی عدالتوں میں عام دستور یہی ہے۔ کہ پہلے وکیل استغاثہ مقدمہ کے حالات مضبوط کر کے عدالت کے سامنے رکھتا ہے۔ پھر وکیل صفائی جواب میں بحث کرتا ہے۔ اور اخیر میں وکیل استغاثہ کو جواب الجواب کا موقع دیا جاتا ہے۔ ہم اس طریق کار سے انحراف نہیں کریں گے۔

اس امر کا فیصلہ ہو جانے کے بعد سر شفیع سے بحث کے بارہ میں استفسار کیا گیا۔ آپ نے کہا۔ کہ اگرچہ میں امتثال امر کے طور پر اس وقت بھی بحث کے لئے تیار ہوں۔ لیکن آج میں محض صفائی کے گواہوں پر جرح کرنے کے لئے تیار ہو کر آیا تھا۔ اس لئے اگر بحث کل پر ملتوی کر دی جائے۔ تو چنداں غیر مناسب نہ ہوگا۔

چنانچہ گفتگو کے بعد قرار پایا۔ کہ دونوں مقدموں کی بحث مشترکہ ہو۔ فریقین کے وکلاء نے اس پر رضامندی کا اظہار کیا۔ اور بحث کے لئے ۲۸۔ ۲۹ اور ۳۰ جولائی کی تاریخیں مقرر ہوئیں۔

۲۸ جولائی سر شفیع نے استغاثہ کی طرف سے مفصل تقریر کی۔ جو اس دن ختم نہ ہوئی۔ اور دوسرے دن تک جاری رہی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز پر مسلمانان پنجاب و ہند کا عمل

پنجاب کے طول و عرض میں ۲۲ر جولائی کو عظیم الشان جلسے

مسلمانان پنجاب کے اتحاد و اتفاق کے خوش کن مناظر

مسلمانان شیخوپورہ کا عام جلسہ

۲۲ر جولائی کو بعد از نماز مغرب بصدارت مولانا مولوی غلام حیدر صاحب وکیل جلسہ منعقد ہوا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشن باتفاق رائے پاس کئے گئے۔

میانوالی میں جلسہ

بروز جمعہ شریف بتاریخ ۲۲ر جولائی ۱۹۲۷ء مسجد مولوی محمد اکبر علی صاحب میں ایک متفقہ مسلمانان میانوالی اور اس کے اردگرد کا اجلاس منعقد ہوا۔ جلسہ میں تقریباً ایک ہزار آدمی جمع ہوئے۔ اور امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشن زیر صدارت خان محمد اکبر خان میونسپل کمشنر میانوالی اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔ (مولوی غلام قادر انجمن اسلامیہ میانوالی)

مسلمانان رہتک کا عظیم الشان اجتماع

۲۲ر جولائی کو بعد نماز جمعہ مسلمانان رہتک کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب حاجی اللہ دین صاحب جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے حالات حاضرہ پر ایک گھنٹہ تقریر کی جس میں مسلمانوں کو اتحاد۔ ہندوؤں سے چھوت چھات کرنے اور تبلیغ کے اہم فرض کی طرف توجہ دلائی۔ حاضرین نے چار دفعہ یک زبان ہو کر متذکرہ بالا امور پر کاربند ہونیکا عہد کیا۔ اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کے تجویز کردہ ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔ (حکیم بشیر احمد خان)

وزیر آباد میں جلسہ

وزیر آباد میں جمعہ کے ایک دو روز پہلے اور جمعہ کے دن بڑا عظیم الشان جلسہ ہوا۔ اس جلسہ میں جناب مولانا حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے بالخصوص حصہ لیا۔ اور اپنے مواعظ حسنہ سے ہم لوگوں کو مستفید فرمایا۔ قراردادیں بھی پاس کر کے روانہ کی گئیں۔ ہم لوگ حافظ صاحب موصوف کے تہ دل سے ممنون ہیں۔ (صوفی انہ وزیر آباد)

۲۲ر جولائی کو خواتین سیالکوٹ کا جلسہ

۲۲ر جولائی کو بعد نماز جمعہ خواتین سیالکوٹ کا اجلاس ہوا جس میں حالات حاضرہ پر مختصر تقریر کرنے کے بعد حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

"ہم احمدیہ مستورات سیالکوٹ بغرض حصول انصاف انگورنمنٹ اپنے اس دلی رنج و درد کا اظہار کرتی ہیں۔ جو رسالہ ورتمان و کتاب رنگیلا رسول کے مصنف و ناشر کی گندہ دہنی کی وجہ سے ہر مسلمان کو بے چین کر رہا ہے۔ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ناموس پر اپنی جان و مال اور اولاد قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ نیز گورنمنٹ سے بادب ملتمس ہیں۔ کہ وہ ظالم کو سزا دے۔ اور ایسا قانون جاری کرے۔ جس کے بعد عوام الناس کی دل آزاری کا سدباب ہو جائے۔ اور کرسی عدالت مسٹر جسٹس کنور دلیپ سنگھ کے لئے ہرگز ہرگز جائز نہ سمجھی جائے۔ نیز ایسے جج کو علیحدہ کرنے کا بہترین مشورہ دینے والوں کو جو ناحق جیل میں ڈال دیئے گئے ہیں۔ گورنمنٹ عالیہ جلد سے جلد رہا کرے۔

پٹنہ میں جلسہ

مسجد شیر شاہ واقع محلہ دھول پورہ پٹنہ سٹی میں ۲۲ر جولائی ۱۹۲۷ء کو بعد نماز جمعہ ایک جلسہ عام مقامی مسلمانوں کا منعقد ہوا۔ کوئی دو اڑھائی سو مسلمانوں نے جن میں محلہ کے رئیس جناب احسن نواب صاحب بھی موجود تھے۔ جلسہ میں شرکت کی۔ انعقاد جلسہ کی غرض ایڈیٹر و پبلشر مسلم آؤٹ لک کے ساتھ اظہار ہمدردی اور گورنمنٹ سے یہ استدعا کرنا تھا۔ کہ ایڈیٹر و پبلشر مسلم آؤٹ لک کو چونکہ وہ بے قصور ہیں۔ رہا کر دیا جائے۔ تجاویز امام صاحب مسجد ہذا کی تحریک سے اور باتفاق رائے عامہ پاس ہوئیں۔ (راقم حسین احمد آزاد)

گجرات میں جلسہ

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو لاہور سے گجرات جانے اور ۲۲ر جولائی کا جلسہ منعقد کرانے کے متعلق ایسے وقت میں اطلاع ملی۔ کہ وہ باوجود جلد پہنچنے کی ممکن سعی کرنے کے جلسہ کے وقت سے صرف تین گھنٹے قبل گجرات پہنچ سکے۔ جاتے ہی انہوں نے اس سرگرمی اور عقلمندی سے کام لیا۔ کہ تمام معزز مسلمانوں کو متفقہ جلسہ پر آمادہ کر لیا۔ اور مقررہ وقت پر شاندار جلسہ منعقد ہوا جس میں ہر فرقہ کے ایک ہزار لوگ شامل ہوئے اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ اور حضور کا مضمون پڑھ کر سنایا گیا۔

کتاب راجپال کے متعلق وزیر ہند کی خدمت میں عرضداشت

لندن۔ ۲۶ر جولائی۔ وزیر ہند کی خدمت میں جو عرضداشت ان حملوں کے خلاف۔ جو بعض ہندوؤں نے بانی اسلام (صلے اللہ علیہ وسلم) پر کئے ہیں۔ اور راجپال مصنف ..... کی برأت کے خلاف درخواست پر دو سو اشخاص کے دستخط ہو چکے ہیں۔ جن میں سر آرتھر کونن ڈائل۔ سر ولیم سمپسن۔ سر سٹینفورڈ لنڈن اور بہت سے ہندوستانی۔ ایرانی۔ شامی۔ اور برطانی مسلمان شامل ہیں۔

"مانچسٹر گارڈین" نے مقدمہ کتاب راجپال پر ایک مقالہ افتتاحیہ شائع کیا ہے۔ جس میں وہ لکھتا ہے۔ کہ فرقہ وارانہ جذبات کی موجودہ حالت میں اس قسم کی کتاب شائع ہونے سے یہ امر لازمی ہے۔ کہ ایسے ناخوشگوار نتائج پیدا ہوں۔ جو کچھ عرصہ پہلے کوہاٹ میں رونما ہوئے۔ اور جن کی وجہ سے ہندو آبادی کو کوہاٹ چھوڑنا پڑا۔ آخر میں جریدہ مذکورہ لکھتا ہے۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ مسلمانان پنجاب نے تہیہ کر لیا ہے کہ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر اپنے پڑوسی ہندوؤں کے خلاف جس قدر نفرت ممکن ہو۔ پیدا کریں۔
(رائٹر)

(منشی عبدالرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

اَلْفَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ اِنْ تَرُدَّ اِلَیْکَ الْاَمْرُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL

QADIAN

اخبار الفضل قادیان

فی پرچہ ۱ر

قیمت پیشگی سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ... ترسیل زر محض بنام مینجر الفضل ہو

جماعت احمدیہ کا سلسلہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری کیا

نمبر ۱۰	مورخہ ۱ر اگست ۱۹۲۷ء	یوم دوشنبہ	مطابق ۲ر صفر سنہ ۱۳۴۶ھ	جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل و کرم اچھی ہے۔ اور حضور دن رات حالات موجودہ میں مسلمانوں کی بہتری کے متعلق تجاویز سوچنے مبلغین کی جو پنجاب کے ہر علاقہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ رپورٹیں ملاحظہ فرمانے اور انہیں ہدایات بھیجنے اہم اور ضروری حالات کے متعلق مضامین تحریر فرمانے میں مصروف ہیں۔ ۲۹ر جولائی کے خطبہ جمعہ میں حضور نے توکل کا صحیح اور حقیقی مفہوم بیان فرماتے ہوئے مسلمانوں کو دینی اور دنیوی ترقی کے لئے پوری پوری سعی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

جناب حافظ روشن علی صاحب کو خدا کے فضل سے اب آرام ہے۔ آپ ابھی لاہور میں ہی قیام پذیر ہیں۔

جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب مرکز میں کام کرنے کے لئے لاہور سے واپس آگئے ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

سرحد سے ہندوؤں کا اخراج

ملاپ کی شر انگیز تحریر

(حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے قلم سے)

سرحد کی خبر ہے۔ کہ راجپال کی کتاب اور ورتمان کی تحریرات کی وجہ سے وہاں کے خوانین نے ان ہندوؤں کو جو تجارت کرتے تھے اپنے اپنے علاقہ سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ اس پر ملاپ کا ایڈیٹر نہایت سخت ناراض ہے۔ اور اس تمام فعل کا الزام خصوصیت سے میری تحریرات پر رکھتا ہے۔ اس امر میں میں ملاپ کے ایڈیٹر صاحب سے ہمدردی رکھتا ہوں۔ اور انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ان ہندوؤں کی حفاظت میں جو سرحد پر رہتے ہیں ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے۔ اور درحقیقت ہم حیران ہیں۔

کہ سرحد کے پرجوش افغان جن کی تربیت پنجاب سے بالکل جداگانہ ہے۔ کس طرح اپنے جوشوں کو خلاف معمول دبائے ہوئے ہیں۔

ملاپ کے ایڈیٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ سرحدی افغان اسلامی شعار کی اس قدر غیرت رکھتے ہیں۔ کہ چندسال ہوئے۔ ایک سپاہی نے ایک انگریز افسر کو صرف اس لئے مار دیا تھا۔ کہ اس نے قبلہ کی طرف پاؤں کئے ہوئے تھے۔

ہم اس فعل کو خواہ احکام شریعت کے خلاف سمجھیں۔ لیکن اس امر کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ کہ ان کے نزدیک یہ امر شریعت کے مطابق تھا۔ پس اس قدر جلد ان لوگوں میں یہ تغیر پیدا ہو جانا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کے موقع پر بجائے جوش میں آکر خون کرنے کے انہوں نے مہلت دیکر ہندو دوکانداروں کو اپنی زمینوں سے چلے جانے کا حکم دیا۔ ایک بہت بڑی بات ہے۔ اور گو میرے نزدیک ابھی نہیں [illegible] مگر یہ تبدیلی خوش کن تبدیلی ہے۔ جس کے لئے میں خوانین سرحد کو مبارک باد دیتا ہوں۔ میں خوش ہوں کہ اس تبدیلی میں ہماری جماعت کا بھی حصہ ہے۔ کئی علاقوں کی نسبت جب معلوم ہوا کہ وہاں کے افغان جوش میں ہیں۔ تو ہمارے آدمیوں نے انہیں سمجھایا۔ کہ وہ اسلام کی عزت کے خیال سے قتل وغارت سے پرہیز کریں۔ چنانچہ انہوں نے اقرار کیا۔ اور کیا ہندو صاحبان اس امر کو نہیں سمجھ سکتے۔ کہ وہ لوگ جو تھوڑے تھوڑے جوش پر قتل کر دیا کرتے تھے۔ ان کا رسول کریم صلعم کی ہتک کے معاملہ میں اس قدر صبر سے کام لینا کوئی معمولی بات ہے۔ اور کیا یہ قابل قدر تبدیلی نہیں۔ ہمارے آدمیوں نے مزید کوشش کی ہے۔ کہ ان لوگوں کو اپنی جگہ سے نکالا بھی نہ جائے۔ اور بعض با اثر علماء نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ اس کے لئے بھی کوشش کریں گے۔ اور اگر اس امر میں ان علماء کی کوشش کامیاب ہو گئی۔ تو موجودہ ایجی ٹیشن کا یہ سب سے خوشگوار نتیجہ ہو گا۔ اور دنیا کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ عالم اسلام کس طرح آناً فاناً خوشگوار تبدیلی پیدا کر رہا ہے۔

میں ہندو اخبارات کو یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ بعض ہندوؤں نے اس موقع پر نہایت اشتعال انگیز رویہ اختیار کیا ہے۔ اور باوجود سرحد کے مخصوص حالات سے واقف ہونے کے اور وہاں [illegible] رہنے کے بجائے اس امر پر اظہار افسوس کرنے کے کہ بعض خبیث الطبع لوگوں نے پاکبازوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی ہے۔ الٹا ان لوگوں کے خیالات کی تائید کر کے سرحد کے باغیرت مسلمانوں کو اور جوش دلایا۔ اگر بعض لوگ ایسا نہ کرتے تو شاید معاملات اس حد تک نہ پہنچتے۔ جس حد تک کہ اب پہنچ گئے ہیں۔ بہرحال ہم اب بھی کوشش کر رہے ہیں۔ اور سرحد کے خوانین سے ہم امید کرتے ہیں کہ وہ ہندوؤں کو اسلام پر اعتراض کرنے کا ایک اور موقع نہیں دیں گے۔ انہیں سب سے زیادہ چھوت چھات اور مسلمان دوکانیں کھلوانے اور ہندوؤں سے سود نہ لینے کی طرف توجہ دلانی چاہیئے۔ اور اس کے نتیجہ میں اگر وہاں کے ہندو آپ ہی آپ کام نہ ہونے کے سبب سے اس ملک کو چھوڑ دیں۔ تو اس کا الزام ان پر نہ ہو گا۔ لیکن انہیں چاہیئے۔ کہ خود ہندوؤں کو اپنے علاقہ سے نکل جانے کے لئے نہ کہیں۔

میں سرحد کے با اثر اصحاب کو اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ افغانستان روس اور ہزارہ کی تجارت کروڑوں روپیہ کی ہے۔ اور یہ سب کی سب ہندوؤں کے قبضہ میں ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ جلد سے جلد اس تجارت کو اپنے ہاتھ میں لے کر اسلام کی مدد کریں۔ اس قدر روپیہ سالانہ ان کے ہاتھوں سے جا کر اسلام کی بیخکنی کی کوششوں پر یا مسلمانوں کے کمزور کرنے پر خرچ ہوتا ہے۔ پس انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اپنی دوکانیں کھولیں۔ اور کم سے کم اسلامی ممالک کی تجارت تو اپنے ہاتھ میں لیں۔ اور اگر وہ اس سال کوشش کر کے اس تجارت کو اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ تو یقیناً اگلے سال اس کا اثر پنجاب کی تجارت پر پڑے گا۔ اور پنجاب میں بھی مسلمانوں کی تجارت مضبوط ہو جائے گی۔

اس کے بعد میں پھر ایڈیٹر ملاپ اور ان کے ہم آواز لوگوں سے بھی کہتا ہوں۔ کہ اور جو مشورہ میں نے دیا ہے۔ وہ اپنے مذہب کے مطابق دیا ہے۔ ہمارا مذہب سختی کا حکم نہیں دیتا۔ اس لئے اس نازک وقت میں بھی جبکہ ہمارے احساسات کو نہایت بری طرح کچلا گیا ہے۔ ہم امن اور صلح کی تعلیم دے رہے ہیں۔ لیکن میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کے کسی ممبر کا کوئی حق نہیں۔ کہ وہ سرحدی افغانوں کے اس فعل پر کوئی اعتراض کرے۔ آریہ سماج کی اپنی تعلیم یہ ہے۔ کہ مذہب کی ہتک کرنے والے کو ملک سے نکال دیا جائے۔ دیکھئے پنڈت دیانند صاحب اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں کیا لکھتے ہیں:۔ "جو شخص وید اور عابد لوگوں کی وید کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں کی بے عزتی کرتا ہے۔ **اس ویدکی برائی کرنیوالے منکر کو ذات، جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہیئے۔"**

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۹۵۔ ایڈیشن چہارم)

اگر پنڈت دیانند صاحب کے نزدیک وید ہی نہیں۔ بلکہ وید کے مطابق لکھی ہوئی کتابوں کی برائی کرنے والے کو بھی ملک سے نکال دینا چاہیئے۔ اور شاید اس قانون کے مطابق ملاپ اور پرکاش وغیرہ کی برائی کرنے والے کو بھی ملک سے نکال دینا چاہیئے۔ کیونکہ ان اخبارات کو بھی ویدوں کے مطابق ہی لکھنے کا دعویٰ ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی جائے۔ اور اس ہتک پر دوسرے ہندو رضامندی کا اظہار کریں۔ تو وہی سلوک جو پنڈت دیانند صاحب نے مذہب کی ہتک کرنیوالوں کے لئے مقرر کیا ہے۔ ان سے نہ کیا جائے۔ کیا صرف وید کی ہتک کرنے والا ہی اس امر کا مستحق ہے۔ کہ اسے ملک سے نکالا جائے۔ دوسرے مذاہب کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ بھی اپنے مذہب کی ہتک کرنے والوں کو ملک سے نکال دیں۔ مگر باوجود پنڈت صاحب کی اس تعلیم کے سرحد کے خوانین سے یہی کہوں گا۔ کہ ہم قرآن کریم کے ماننے والے ہیں۔ جو رحم اور صلح کی تعلیم دیتا ہے۔ پس وہ اپنے خداداد رسوخ سے کام لے کر اپنے بھائیوں کے جوشوں کو ٹھنڈا کریں۔ اور اقتصادی تدابیر کے اختیار کرنے سے زیادہ کچھ نہ کریں۔ اور جو ہندو مسلمانوں کے چھوت چھات اختیار کرنے اور سود ترک کرنے کے باوجود بھی ان کے ملک میں رہنا چاہیں۔ انہیں اپنے ملک میں امن سے زندگی بسر کرنے دیں۔ جیسا کہ وہ اب تک کرتے رہے ہیں۔

آخر میں میں ملاپ کے ایڈیٹر صاحب کی اس شر انگیز تحریر کی طرف خود ہندو صاحبان کو توجہ دلاتا ہوں۔ جو انہوں نے اپنے مضمون کے آخر میں لکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ "گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ جن علاقوں سے ہندوؤں کو جلاوطن کیا گیا ہے۔ ان علاقوں پر چڑھائی کر کے ان علاقوں کو انگریزی علاقہ کے ساتھ شامل کر لینا چاہیئے۔"

اس وقت جبکہ سرحد پر پہلے سے ہی جوش پھیلا ہوا ہے۔ یہ الفاظ سوائے فساد کی آگ بھڑکانے کے اور کیا اثر کر سکتے ہیں۔ افغانان سرحد جو سینکڑوں سال سے اپنی آزادی کے لئے سر بکف رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ برطانیہ نے کروڑوں روپیہ خرچ کر کے سرحد پر امن قائم کیا ہے۔ اس تحریر کا اثر سرحد کے افغانوں پر اور گورنمنٹ کی پالیسی پر کیا ہو گا۔ کیا افغان اس تحریر کو دیکھ کر یہ نتیجہ نہ نکالیں گے۔ کہ ہندو ہماری آزادی کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔ اور کیا ان کا جوش ان کے ہم مذہبوں کے خلاف آگے سے بھی تیز نہ ہو جائے گا۔ اور کیا اس تحریر کے نتیجہ میں انگریزی سیاست کو جو نہایت قیمتی جانیں قربان کر کے اور کروڑوں روپیہ خرچ کر کے بعد وہاں قائم ہوئی ہے۔ ایک زبردست ٹھیس نہ لگے گی۔ میں ہندو صاحبان کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ

نمبر (۱۰)
اخبار الفضل قادیان
مورخہ ۱۲ر اگست ۱۹۲۷ء

اطلاع۔ چونکہ [illegible] اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دوکانوں کے [illegible] صفائی پیش نہیں لگے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ لاہور تشریف نہیں لے جائیں گے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ ط

موجودہ بے چینی کے چند شاخسانے

(حضرت امام جماعت احمدیہ کے قلم سے)

جیسا کہ قاعدہ ہے۔ کہ ہر ایک اہم امر کے ساتھ چند ضمنی امور پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ جو بعض وقت اصل معاملہ سے بھی زیادہ لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ اسی طرح موجودہ بے چینی میں بھی ہوا ہے۔ راجپال کی کتاب کے متعلق مسلمانوں میں بے چینی پیدا ہوئی۔ گورنمنٹ اس کے علاج کی فکر میں تھی۔ کہ کنور دلیپ سنگھ صاحب کا فیصلہ ہوا۔ ملک کی بدقسمتی سے وہ فیصلہ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے خیالات کے خلاف ہوا۔ اس پر طبعاً مسلمانوں کی بے چینی اور بڑھی۔ اتنے میں ورتمان میں ایک مضمون شائع ہوا۔ جو مسلمانوں کے نزدیک پہلے سب مضامین سے بڑھ گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ باوجود اس کے کہ گورنمنٹ اپنی طرف سے مسلمانوں کی دلجوئی کے لئے ہر ایک ممکن کوشش کر رہی تھی۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر آج سر ہیلی کی جگہ کوئی مسلمان گورنر ہوتا۔ تو وہ بھی ہتک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مضامین کے معاملہ میں سر ہیلی سے زیادہ کچھ نہ کرتا۔ اور کچھ نہ کر سکتا۔ مگر بعض طبائع جوش کے انتہائی اثرات کے ماتحت اس خدمت کا اندازہ نہ کر سکیں۔ اور شورش اور بڑھ گئی۔

اس شورش کے متعلق اب دو اور شاخسانے پیدا ہو گئے ہیں۔ پنجاب کونسل میں لاہور کے پچھلے جلسوں کے ذکر کے دوران میں سر جیفرے مانٹ مورنسی وزیر مالیہ نے بیان کیا۔ کہ جس وقت ایک جلسہ کو منتشر کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور ڈپٹی کمشنر صاحب اس جلسہ میں پہنچ گئے۔ تو چودھری افضل حق صاحب جو اس جلسہ کے پریذیڈنٹ تھے۔ اور اس وقت نہایت سخت تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے ڈپٹی کمشنر صاحب کو دیکھتے ہی اپنی تقریر کا لہجہ بدل لیا۔ اور نرم الفاظ استعمال کرنے لگے۔ دوسری بات سر جیفرے مانٹ مورنسی نے یہ بیان فرمائی۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ نے مسلمانوں کی خاطر اس وقت جب کہ مسلمان بالکل مُردہ کی طرح ہو گئے تھے۔ معاہدہ لوزین میں بہت کچھ قربانیاں کر کے ان کی مدد کی۔ پس اس وقت جب کہ خطرہ معمولی ہے۔ مسلمانوں کو گورنمنٹ پر اعتبار کرنا چاہیئے۔

سر جیفرے مانٹ مورنسی کی تقریر کے ان دونوں حصوں پر ایک حصہ رعایا میں اس قدر جوش پیدا ہو گیا ہے۔ کہ وہ پہلے مظاہرات سے کم نہیں ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس قضیۂ نامرضیہ میں دونوں فریق کی غلطی ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ سر جیفرے مانٹ مورنسی نے جن الفاظ میں چودھری افضل حق صاحب کا ذکر کیا ہے۔ وہ الفاظ نامناسب تھے۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ ان کے الفاظ پر جن الفاظ میں گرفت کی گئی ہے۔ وہ بھی نامناسب ہیں۔ ہمیں اپنی تحریر و تقریر میں اخلاق کے قوانین کو کسی صورت میں نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ اور یہ بھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ اخلاق کے قوانین حکومت اور رعایا دونوں پر یکساں طور پر حاوی ہیں۔ گورنمنٹ اپنی تمام شان کے باوجود ان قوانین سے بالا نہیں۔ اور رعایا اپنی تمام بے بسی کے باوجود ان قوانین سے بری نہیں۔ سر جیفرے مانٹ مورنسی کا عہدہ گورنر کے بعد ممتاز ترین عہدوں میں سے ہے۔ اور غالباً وہ کچھ عرصہ کے بعد گورنری کے عہدہ پر مقرر ہونے والے ہیں۔ پس انہیں اپنی شان کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی طنز آمیز گفتگو میں حصہ نہیں لینا چاہیئے تھا۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دلوں میں بل پڑے ہوئے بہت مشکل سے نکلتے ہیں۔ چودھری افضل حق صاحب کے متعلق اگر انہیں کوئی ایسی رپورٹ آئی بھی تھی۔ جو ان کے اخلاق پر اعتراض کا موجب ہوتی تھی۔ تو انہیں بر سر اجلاس ان پر اس طرح حرف گیری مناسب نہ تھی۔ کیونکہ اس قسم کی باتوں کے نتیجہ میں اصلاح نہیں بلکہ فساد پیدا ہوتا ہے۔ مگر جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ انہیں اصل معاملہ میں غلطی لگی ہے۔ اور اس کے متعلق میں دوسرے مضمون میں روشنی ڈالوں گا۔ میرے نزدیک جن الفاظ میں انہوں نے معاہدۂ لوزین کا ذکر کیا ہے۔ وہ بھی ایک مدبر کی شان کے خلاف ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کی حالت کو ذلیل کر کے دکھلایا ہے اور پھر ان کی نجات کو اس طرح کلی طور پر گورنمنٹ برطانیہ کے احسان پر مبنی قرار دیا ہے۔ کہ ایک مسلمان اس کو پڑھ کر ذلت محسوس کرتا ہے۔ اور بجائے شکریہ کے افسردگی اور اپنی انتہائی بے بسی کا احساس اس کے دل میں پیدا ہوتا ہے مگر میں اس مضمون میں بھی ان سے اختلاف رکھتا ہوں۔ اور بعد میں اس کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کروں گا۔

سر جیفرے کو مخلصانہ مشورہ دینے کے بعد میں ان صاحبان کو بھی جنہوں نے سر جیفرے کی تقریر کے مذکورہ بالا حصہ پر سختی سے اعتراض کئے ہیں کہتا ہوں۔ کہ کیا سخت زبانی سے دنیا میں کبھی بھی نفع ہوا ہے۔ الفاظ کی سختی سے مقصد کی بلندی کبھی ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ الفاظ کی سختی سے ہمدردوں کی ہمدردی میں کمی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہمیں اسلام

نرمی کا حکم دیتا ہے۔ اور ہمیں اپنے جوشوں کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہیئے۔ اور ہر ایک بات کو دلیل سے ثابت کرنا چاہیئے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے۔ کہ اس وقت تک کسی ایک شخص نے بھی گورنمنٹ کے اس اعتراض کو جو اس نے چودھری افضل حق صاحب کے لہجہ کے متعلق کیا ہے۔ صحیح طور پر دور کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اصل جواب یہ تھا۔ کہ وہ تقریر لکھ دی جاتی۔ جو چودھری افضل حق صاحب کر رہے تھے۔ اور بتایا جاتا کہ اس تقریر کے فلاں حصہ کے موقع پر ڈپٹی کمشنر صاحب آئے تھے۔ اس طریق سے ہر ایک شخص آسانی سے سمجھ جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کا نکالا ہوا نتیجہ غلط ہے یا درست۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ایسا نہیں کیا گیا۔ اور پھر جبکہ ایسا نہیں کیا گیا۔ تو ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ سر جیفرے مانٹ مورنسی مجبور تھے۔ کہ اس رپورٹ پر اعتبار کرتے۔ جو ان کو بھیجی گئی تھی۔ اور گو ہم ان کے رویہ کو غلط کہیں۔ مگر ہم ان کی طرف غلط بیانی کا گندہ الزام لگاتے کا ہرگز حق نہیں رکھتے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ سر جیفرے جو کچھ کہہ رہے تھے۔ اپنے نزدیک صحیح سمجھ کر کہہ رہے تھے۔ ان کے الفاظ پر مجھے اعتراض ہے۔ ان کے اس واقع کی طرف کونسل میں اشارہ کرنے پر بھی مجھے اعتراض ہے۔ مگر یہ بات ہرگز ثابت نہیں۔ بلکہ اس کا امکان بھی ثابت نہیں۔ کہ وہ یہ بات اپنے پاس سے بنا کر کہہ رہے تھے۔ وہ ان رپورٹوں کے مطابق جو انہیں بھیجیں۔ تقریر کر رہے تھے۔ اور باوجود اس کے کہ ہم ان رپورٹوں کو غلط کہیں۔ ہمارا حق نہیں کہ ہم ان کی طرف جھوٹ یا بدنیتی کو منسوب کریں۔ اس طرح ہر ایک بات پر نیت اور راستبازی پر حملہ کر دینے سے ملک میں ہرگز امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اور یہ طریق خود ہمیں بدنام اور ذلیل کر دیتا ہے۔ اور ہماری کم حوصلگی کو ظاہر

اسے بھائیو! ادب اور احترام کسی کے لئے ذلّت کا موجب نہیں ہوتا۔ بلکہ ہماری عزت نفس پر دلالت کرتا ہے۔ پس ہمیں ہمیشہ دوسروں کے ادب اور احترام کا خیال رکھنا چاہیئے۔

علاوہ ازیں ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیئے۔ کہ سر جیفرے آج پہلی دفعہ ہندوستان نہیں آئے انہوں نے اپنی عمر اس جگہ گزاری ہے۔ اور سب لوگ ان کے اخلاق اور ان کے رویہ سے واقف ہیں۔ اور جہانتک مجھے معلوم ہے ان کے ملنے والے انکے اخلاق کی تعریف اور انکی خیرخواہی کی مدح کرتے ہیں۔ پس صرف ایک ایسی بات کی وجہ سے جس میں ہم ان سے اختلاف رکھتے ہوں ان پر حملہ آور ہونا اسی اخلاق کے خلاف ہے۔ دنیا آگے ہی مسلمانوں کو وحشی قرار دیتی ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اخلاق سے اس اعتراض کو دور کریں۔ اور اپنی زبانوں اور اپنے اعمال سے ثابت کر دیں۔ کہ اسلام کی تعلیم نے ہمارے اخلاق میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ کہ اس کی نظیر دنیا کی اور قوموں میں نہیں ملتی۔

احمدی خواتین کی امداد اوٹ لک کو

مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل کے ذریعہ

ان خواتین بالاکوٹ کے چندہ کی فہرست موصول ہوئی ہے۔ جنہوں نے "اوٹ لک" کے امدادی فنڈ میں حصہ لیا۔ اور اکیس روپے ۱۵ ار کی رقم جمع کی۔ دیگر مقامات کی احمدی مستورات کو بھی اس امدادی فنڈ میں جلد سے جلد حصہ لینا چاہیئے۔ اور رقوم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھیجنی چاہئیں۔

کوٹلی علاقہ جموّں کے حالات

ہمارے ایک بھائی لکھتے ہیں۔ چند دن ہوئے یہاں مہاشہ خوشحال چند ایڈیٹر "ملاپ" اور چند دوسرے ایجیٹیٹر آئے۔ جنہوں نے مالابار کے مصنوعی واقعات میجک لینٹرن کے ذریعہ دکھا دکھا کر ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا۔ جس سے ہندوؤں میں بہت جوش پیدا ہو گیا۔ انہی دنوں ایک ہندو نے بخوشی اسلام قبول کیا۔ جسے ورغلانے کے لئے ہندوؤں نے ہر قسم کی چالیں چلیں۔ ایک ہندو سرکاری افسر نے بھی اس پر بہت کچھ دباؤ ڈالا۔ اور اپنے ساتھ کھانا کھلاتا رہا۔ مگر نو مسلم ان کے قابو میں نہ آیا۔ اس طرف سے مایوس ہو کر انہوں نے ایک مسلمان کو مرتد کرنے کی کوشش کی۔ مگر خدا کے فضل سے اسے بھی محفوظ کر لیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے مضامین اور خطبے عام مجمع میں سنائے جاتے ہیں۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر ہو رہا ہے۔ اس وقت تک تین دوکانیں عام اخبار کی مسلمانوں کی کھلوائی گئی ہیں۔ سودی قرضہ سے لوگوں کو بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مقدمات سے منع کیا جاتا ہے۔ اس جگہ ایک لائق مسلمان وکیل کی سخت ضرورت ہے۔ علاقہ تمام مسلمانوں کا ہے۔ جن میں مقدمات ہندو کراتے ہیں۔ اور پھر خود وکیل بنا کر دیتے ہیں۔ کیونکہ یہاں کے سب وکیل ہندو ہیں۔ جو شدھی اور سنگھٹن کے شیدائی ہیں۔ اگر کوئی مسلمان وکیل یہاں آجائیں۔ تو خود بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو بھی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔

لنڈن میں مسلمانوں کی طرف سے صدائے احتجاج

ریوٹر کا حسب ذیل تار ہندوستان پہنچا ہے۔

لنڈن ۲۳ جولائی۔ امام کی صدارت میں لنڈن کی مسجد میں مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں پبلشر رنگیلا رسول کی رہائی کے خلاف پروٹسٹ کا ریزولیوشن با اتفاق رائے پاس کیا گیا۔ اور گورنمنٹ سے کہا گیا۔ کہ یا تو وہ لاہور ہائی کورٹ کے فیصلہ پر پریوی کونسل میں نظر ثانی کرائے یا قانون کی ترمیم کرائے۔ نیز یہ بھی مطالبہ کیا گیا۔ کہ گورنمنٹ ایڈیٹر اور پرنٹر مسلم آؤٹ لک کو رہا کر دے۔ ایک علیحدہ ریزولیوشن میں ان کا شکریہ بھی ادا کیا گیا۔

لنڈن کا یہ جلسہ مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے احمدی مبلغ و امام لنڈن مسجد کی ان کوششوں کا نتیجہ ہے جو ولائیت میں موجودہ حالات کی اصلاح و درستی کے لئے وہ کر رہے ہیں۔ اور مسلمانان ہند کے جذبات اور احساسات ولائیت کی پبلک اور گورنمنٹ برطانیہ تک پہنچا رہے ہیں۔

علیگڑھ مسلم یونیورسٹی میں احمدی

امسال مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں گیارہ ۱۱ احمدی طلباء و مختلف امتحانات میں شریک ہوئے۔ نہایت خوشی کا مقام ہے کہ ان میں سے دس کامیاب ہوئے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو بیش از بیش ترقیات عطا فرمائے۔ اور دین کا خادم بنائے۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

(۱) قاضی عطاء اللہ صاحب (ایم۔ اے) بی ٹی۔ (۲) چودھری اعجاز الدین سیگل ایم۔ اے۔ (۳) سید سمیع اللہ صاحب بی اے (۴) ملک کرم الٰہی صاحب۔ بی۔ اے۔ (۵) ایس۔ ڈی حنیف بی۔ اے (۶) گل محمد خان صاحب (بی۔ اے) ایل ایل بی (۷) مسٹر سعد اللہ جان صاحب (بی۔ اے) ایل ایل بی۔ (۸) مسٹر محمد یوسف صاحب ایف اے۔ (۹) مسٹر عبد الرحمٰن صاحب ایف اے۔ (۱۰) مس آمنہ بیگ صاحبہ۔ انٹرنس (درجہ اول میں کامیاب ہوئیں)

الفضل کا ماہواری پرچہ

الفضل کا ماہواری ایڈیشن شائع کرنے کے متعلق اعلان کرنے کے بعد ایسے حالات پیدا ہو گئے۔ کہ روزانہ ایڈیشن کی ضرورت محسوس کی گئی۔ جس میں مصروفیت کی وجہ سے نہ تو ایڈیٹر کیلئے ممکن ہے۔ کہ خاص پرچہ تیار کر سکے اور نہ مطبع چھاپ سکتا ہے۔ اس وجہ سے اس پرچہ کی اشاعت اس وقت تک ملتوی کی جاتی ہے۔ جب تک اخبار کی اشاعت اپنے معمول پر نہ آجائے۔

وہ اصحاب نہایت ہی قابل شکریہ ہیں۔ جنہوں نے ۴۴ خاص پرچہ کے لئے مضامین لکھ کر بھیجے۔ اور بہت اعلیٰ درجہ کے مضامین بھیجے۔ ابھی موقعہ ہے۔ کہ دیگر اصحاب بھی اپنے مضامین بھیج کر ممنون فرمائیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز پر مسلمانان پنجاب کا عمل

پنجاب کے طول و عرض میں ۲۲ جولائی کو عظیم الشان جلسے

مسلمانان پنجاب کے اتحاد و اتفاق کے خوش کن مناظر

ملتان میں ۲۲ جولائی کو جلسے

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء بروز جمعہ بوجہ فسادات اور خاص موجودہ حالات ملتان میں ایک جگہ پر جلسہ عام منعقد نہ ہو سکا۔ اسلئے تمام بڑی بڑی مسجدوں میں جن میں ہزارہا مسلمان شامل تھے۔ زیر اہتمام آئمہ صاحبان (۱) مولوی عبدالتواب صاحب امام جامع مسجد اہل حدیث قدیر آباد (۲) مولوی غلام حسین صاحب امام مسجد عیدگاہ چھاؤنی ملتان۔ (۳) مولوی فضل الدین صاحب امام جامع مسجد گوجر کھڈہ۔ ملتان چھاؤنی۔ (۴) مولوی فیض رسول صاحب اویسی پیش امام جامع مسجد نواب ولی محمد خان شہر ملتان۔ (۵) شیخ محمد حسین صاحب امام جامع مسجد احمدیہ ملتان شہر۔ (۶) مولوی عبدالرحیم صاحب امام جامع مسجد محمد جان ملتان شہر۔ (۷) مولوی احمد بخش صاحب اویسی امام مسجد۔ (۸) مولوی محمد انور صاحب امام جامع مسجد گل فروشاں ملتان شہر۔ (۹) مولوی علی محمد صاحب امام جامع مسجد نواب ولی محمد خان ملتان شہر (۱۰) مولوی بدرالدین صاحب ماموں جی۔ سکرٹری انجمن اقوام لوہار ملتان چھاؤنی۔

ان سب مساجد میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز بالاتفاق رائے پاس ہوئے۔

محمد حسین۔ سکرٹری انجمن ترقی اسلام ملتان۔

نارووال میں جلسہ

مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء بعد از نماز جمعہ نارووال کے تمام مسلمانوں کا ایک متفقہ جلسہ منعقد ہوا جس میں شیخ عبدالمجید صاحب بی۔ اے (شیعہ) اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب (حنفی) امام جامع مسجد نارووال اور چوہدری محمد یار صاحب مولوی فاضل (احمدی) نے علی الترتیب موجودہ حالات میں مسلمانوں کے متحد ہونے اور اقتصادی حالت کو درست کرنے پر نہایت عمدہ پیرایہ میں لیکچر دئے۔ اس کے بعد مجوزہ ریزولیوشنز بالاتفاق رائے پاس ہوئے۔

اس جلسہ کی کامیابی اور مسلمانوں کے اتحاد کی ضرورت کو محسوس کرنیکا ثبوت وہ جلسہ بھی ہے جو اسی تاریخ نارووال میں رات کو منعقد ہوا جس میں پہلے احمدی مبلغ چوہدری محمد یار صاحب نے اسلام اور ویدک دھرم کے مقابلہ پر بہت ہی عمدہ لیکچر دیکر مسلمانوں کے معلومات میں بہت کچھ اضافہ کیا۔ بعدہٗ اسی جگہ شیعہ حضرات نے اپنی مجلس کرائی جس کے اختتام پر مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ اس اتحاد کو ہمیشہ قائم رکھیں تا اسلام کی ترقی ہو۔ رکن الدین پریذیڈنٹ جلسہ نارووال ضلع سیالکوٹ۔

مسلمانان دہرم سالہ کا متحدہ جلسہ

بمقام دہرم سالہ کوتوالی بازار مسجد میں بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت جملہ فرقہائے اسلام کا متحدہ جلسہ ہوا۔ خدا کے فضل سے کثیر التعداد لوگ جلسہ میں شامل تھے۔ جلسہ زیر صدارت سید یٰسین شاہ صاحب آنریری مبلغ کانگڑہ منعقد ہوا جس میں تمام مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

جلسہ کے بعد ایک ہندو عورت بمعہ اپنے بچے کے سید یٰسین شاہ صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئی ہے۔ جس کا ایک مسلمان گوجر کے ساتھ نکاح کر دیا گیا۔ خاکسار محمد الطفیل از دہرم سالہ۔

سنگار تحصیل فیروز پور جھرکا میں جلسہ

مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو بعد از نماز جمعہ موضع سنگار میں قریباً ۲۰۰ افراد نے جمع ہو کر مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے۔ جنکی نقل بذریعہ ڈاک جناب گورنر صاحب بہادر کو بھیجدی۔ کیونکہ یہاں تار گھر نہیں ہے۔ مسلمانان موضع سنگار تحصیل فیروزپور جھرکا۔ ضلع گوڑگانواں نے تجاویز پر عمل کرنیکا عہد کیا۔

مسلمانان چونڈہ کا عظیم الشان اجتماع

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء بعد از نماز جمعہ مسلمانان چونڈہ و مضافات چونڈہ کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولوی عبدالغنی صاحب منعقد ہوا جس میں حضرت امام جماعت کی ارشاد فرمودہ قرار دادیں بالاتفاق رائے پاس ہوئیں۔

قرار دادوں کے پاس ہونے کے بعد مولوی عصمت اللہ صاحب مبلغ انجمن احمدیہ لاہور کا لیکچر ہوا جس میں مولوی صاحب نے تمام مسلمانوں کو متحد ہونے کی تحریک فرمائی۔ نیز تمام مسلمانوں سے چھوت چھات وغیرہ کے متعلق حلفاً وعدے لئے۔ (قاضی فضل کریم سکرٹری انجمن تبلیغ الاسلام چونڈہ ضلع سیالکوٹ)

پھمبیاں میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو بعد نماز جمعہ پھمبیاں ضلع ہوشیارپور اور اس کے مضافات کے مسلمانوں کا متفقہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مسلمانوں کو موجودہ حالات میں صحیح راستہ پر چلانے کے لئے اور ہندوؤں کی چالوں کو توڑنے کے لئے تجویز کردہ ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس ہوئے۔

خاکسار مولا بخش۔ از پھمبیاں ضلع ہوشیارپور۔

مسلمانان سلانوالی کا غیر معمولی جلسہ

یہ امر تو محتاج بیان نہیں کہ علاقہ ہذا کے مسلمان بالعموم ان پڑھ طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور دیہاتوں میں آباد ہونیکی وجہ سے اخباری دنیا سے بالکل نابلد ہیں۔ قبل ازیں یہاں کوئی سیاسی اور نہ کبھی مذہبی جلسہ ہوا لیکن اب کچھ ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ یہاں ان پڑھ طبقہ کے مسلمانوں میں بھی بیداری شروع ہو گئی ہے۔ اور انہوں نے غیر معمولی طور پر جلسہ منعقد کر کے اس بات کا کافی ثبوت دیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے تحفظ کیلئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ چنانچہ حسب الاعلان حضرت

خلیفۃ المسیح بعد از جمعہ جامع مسجد سلانوالی میں مسلمانان علاقہ ہذا کا ایک عام اجلاس زیر صدارت جناب حافظ محمد نذیر صاحب منعقد ہوا جس میں مختلف احباب کی تقریروں کے بعد قرار دادیں پاس کی گئیں۔ جن کی ایک کاپی گورنر صاحب بہادر پنجاب اور چند کاپیاں چند اخبارات کو برائے اشاعت بھیجی گئیں۔

منظور احمد سیکرٹری انجمن احمدیہ۔

مسلمانانِ جھنگ کا جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۱ء کو ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب امام مسجد جامع جھنگ شہر منعقد ہوا جس میں ہر مسلک ہر فرقہ اور ہر طبقہ کے مسلمان اپنے جذبہ عشق محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے اظہار کے لئے شریک ہوئے اور متعدد ریزولیوشنز بالاتفاق رائے پاس ہوئے (عبد الباقی)

سیالکوٹ میں عظیم الشان جلسہ

۲۲ جولائی سیالکوٹ میں نہایت کامیاب اور شاندار جلسہ ہوا۔ ایک ہی سٹیج پر ایک ہی مقصد کے لئے احمدی و غیر احمدی نے آواز بلند کی۔ پہلے پانچ ریزولیوشنز ایسے پاس کئے گئے جو گورنمنٹ کو بھیجے گئے۔ جلسہ کے وقت عجیب منظر تھا۔ باوجودیکہ جلسہ ایک کھلی جگہ منعقد کیا گیا تھا۔ مگر پھر بھی وہ جگہ جلسہ میں شامل ہونیوالوں کے لئے ناکافی ثابت ہوئی۔ اور شارع عام بھی پُر ہو گئی۔ پھر سامنے کے مکانات لوگوں سے بھر گئے۔ جب کوئی ریزولیوشنز پاس کرنے کو پیش کیا جاتا تو بڑے زور سے اس کی تائید کی جاتی۔ رات کے ساڑھے گیارہ بجے تک ریزولیوشنز پاس ہوتے رہے۔ بعد میں لیکچر ہوئے۔ (عبد الغفور۔ از سیالکوٹ)

حقیقہ میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۱ء چوہدری محمد خان صاحب سفید پوش کی صدارت میں مسجد موضع حقیقہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تین سو کے قریب مرد و عورتیں جمع ہوئیں۔ ڈیڑھ گھنٹہ قرار داد پر تقریر خاکسار نے کی۔ اور مفصل طور پر غرض جلسہ بتائی گئی۔ قرار داد نمبر ۱۔ ۳۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰ مندرجہ اخبار الفضل ۲۲/۲۴ کی تار بحضور جناب ہز ایکسیلنسی بالقابہ شملہ دی گئی۔ خاکسار محمد الدین

اجنالہ میں جلسہ

۲۲/۷ کو بعد از نماز جمعہ اجنالہ و نواح کے عام مسلمانوں کا جلسہ جناب محمد عبد اللہ خان صاحب اختر کی صدارت میں ہوا۔ تمام ریزولیوشنز جو کہ الفضل میں شائع کئے گئے تھے۔ بالاتفاق پاس کئے گئے۔ اور یہ بھی مسلمانوں کے ذہن نشین کرا دیا گیا۔ کہ غیرت و حمیت اسلامی و نیز اپنی بہبودی کا تقاضا ہے۔ کہ مسلمان اپنی دوکانیں کھولیں۔ اور اگر کوئی شے مسلمانوں سے دستیاب نہ ہو سکے۔ تو اس کے بغیر گذارہ کریں۔ آج ہی ایک فوجداری مقدمہ میں حسن اتفاق سے ڈاکٹر کچلو صاحب بھی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی تائید میں تقریر کی۔

مسلمانان لنگڑوعہ و مضافات کا جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۱ء بروز جمعہ مسلمانان لنگڑوعہ ضلع جالندھر کا اجلاس جو ہر فرقہ اسلامی پر مشتمل تھا۔ اور کثرت سے اردگرد کے بھی مسلمان شامل تھے۔ زیر صدارت محمد احمد خان صاحب منعقد ہوا۔ اور ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

تلونڈی میں جلسہ

مسلمانان تلونڈی جھنگڑاں و مضافات کا منعقد جلسہ بروز جمعہ منعقد ہوا جس میں حاضرین کی تعداد پانچ چھ سو کے درمیان تھی۔ مواضعات ذیل کے باشندے شامل ہوئے (۱) تلونڈی جھنگڑاں۔ (۲) سیکھواں (۳) پیر و شاہ (۴) بہلووال (۵) شیر پور (۶) ملک پور (۷) بھاگی ننگل (۸) وڈالہ (۹) لہو چپ (۱۰) اور نواں پنڈ۔ تجویز شدہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

۲۲ جولائی کو افریدیوں کا جلسہ

خیبر ایجنسی میں جس قدر ہندو تھے۔ ۲۲ جولائی کو ایجنسی لنڈا سے نکل گئے۔ خیبر میں تو ایک ہندو بھی نہیں رہا۔ سب پشاور چلے گئے۔ مگر لنڈی کوتل کے ہندوؤں نے افریدیوں کو ایک تحریر دی ہے جس میں انہوں نے ان ہندوؤں کو جنہوں نے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور ہمارے دوسرے بزرگوں کی توہین کی ہے۔ نکالیا لکھی ہیں۔ تیرہ ہندوؤں کو بھی علی مسجد سے نکل جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ آج ۲۲ جولائی کو علاقہ جمرود میں افریدیوں کا ایک زبردست جلسہ ہوا جس میں یہ بات طے ہوئی۔ کہ کوئی مسلمان ہندوؤں سے سودا نہ لے۔ اور اگر کوئی مسلمان ہندو کے واسطے ہندو کو جگہ دیگا۔ جو شخص انکی خلاف ورزی کریگا اس

[illegible]

خبریں

—— بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ سر فضل حسین شاہی مجلس تحقیقات اصلاحات کے رکن ہوں گے۔ اور ان کی جگہ خان بہادر میاں عبد الحمید وزیر اعظم ریاست کپورتھلہ حکومت پنجاب کی مجلس منتظمہ کے رکن ہوں گے۔

—— شملہ ۲۵ جولائی۔ حکومت پنجاب کی جانب سے تحقیقات سے اب تک اس افواہ کی تصدیق نہیں ہوئی کہ کتاب راجپال کو دوبارہ چھاپنے کے لئے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

—— ہز ایکسیلنسی حضور وائسرائے معہ لیڈی ارون ۲۱ جولائی کی سہ پہر شملہ سے اپنے دورہ موسم برسات پر روانہ ہو گئے۔ وائسریگل پارٹی ۱۴ اگست تک شملہ پہنچے گی۔

—— ہندو سبھا امرتسر کے معتمد نے وائسرائے اور گورنر پنجاب کو ایک برقی پیغام ارسال کیا ہے۔ جس میں انہیں مقدمہ راجپال کے فیصلہ کے خلاف مسلمانوں کے مظاہرہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اگر اس معاندانہ پروپیگنڈا کا کوئی انسداد نہ کیا گیا۔ تو اس سے ہندوؤں کے مال و جان کو نقصان پہنچیگا۔

—— پنجاب کے مشہور ہندو بھائی پرمانند ایک جدید مذہب قائم کرنیوالے ہیں۔ جو ہندوؤں میں مساوات و اخوت کی تحریک کو ترقی دیگا۔ اور ذات و نسل کے امتیازات کو مٹانا اپنا مقصد قرار دیگا۔

—— اجمیر شریف کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مہاراجہ اودے پور نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ ریاست کے تمام ملازمین ایک ماہ کے اندر خالص ہندی سیکھ لیں۔ ورنہ برطرف کر دئے جائیں گے۔

—— لنڈن ۲۴ جولائی۔ جنرل ڈائر مر گیا۔ جنرل ڈائر وہی شخص ہے۔ جس نے ۱۹۱۹ء میں جلیانوالہ باغ امرتسر میں نہتے ہندوستانیوں پر فائر کرنے کا حکم دیا تھا۔

—— بخارسٹ ۲۰ جولائی۔ شاہ رومانیہ فرڈی نینڈ کی وفات پر ان کے پوتے یعنی شہزادہ کرول کے بیٹے شہزادہ مائیکل کو بادشاہ مشتہر کیا گیا۔ فوج ننھے بادشاہ کے لئے حلف وفاداری لے رہی ہے۔

—— بخارسٹ ۲۳ جولائی۔ شاہ میکائیل کے عملے کے ملازم کہتے ہیں۔ ننھا بادشاہ بہت حیران و ششدر ہو رہا ہے۔ ہر ایک سے پوچھتا ہے۔ کہ آخر کیا ہو رہا ہے۔ دائی نے کہا۔ "حضور آپ بادشاہ ہو گئے ہیں"۔ تو بچہ نے کہا۔ اچھا میں بادشاہ ہو گیا ہوں ذرا یہ تو بتاؤ۔ کہ اب مجھے کھیلنے کی اجازت مل جایا کرے گی۔

—— لاہور ۲۵ جولائی۔ آج سید لال شاہ صاحب ایڈیٹر

نمبر ۱۰ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲ر اگست ۱۹۲۷ء

ہندوؤں سے امداد کی توقع

ایسی حالت میں جبکہ ایک طرف تو ہندو پریس اور ہندو مصنفوں نے پے در پے محض مسلمانوں کی دل آزاری اور تکلیف دہی کیلئے ان کے آقا و ہادی کی شان میں نہایت ہی گندے اور ناپاک الفاظ استعمال کرنا اپنے لئے دلچسپ مشغلہ سمجھ رکھا ہے۔ اور دوسری طرف ان کے تمام چھوٹے بڑے لیڈر اور ساری کی ساری ہندو قوم اس بارے میں نہ صرف مجرمانہ خموشی اختیار کئے ہوئے ہے۔ بلکہ بدزبان اور گندہ دہن ہندوؤں کی حمایت بھی کر رہی ہے۔ مسلمانوں کا ہندوؤں سے کسی قسم کی ہمدردی کی توقع رکھنا نہ صرف توقع رکھنا بلکہ اس کے لئے درخواست کرنا نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔

پنجاب خلافت کمیٹی نے موجودہ حالت کے متعلق حال میں چند جلسے منعقد کرائے۔ اور ان میں جو تجاویز پیش کیں۔ ان میں اس بارے میں خاص احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ کہ وہ تجاویز جو مسلمانوں کی سیاسی اقتصادی اور معاشرتی اصلاح و ترقی سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن ان کا اثر ہندوؤں پر پڑتا ہے۔ ان کا ذکر تک نہ کیا جائے۔ مثلاً یہ کہ (۱) مسلمانوں کو ان کی آبادی کے تناسب سے سرکاری محکموں میں رکھا جائے۔ (۲) مسلمانوں کو تلوار رکھنے کی اجازت دی جائے۔ (۳) تمام مسلمانوں کو دوسری اقوام کے مقابلہ میں متحدہ طور پر کام کرنا چاہیئے۔ (۴) ادنےٰ اقوام کو مسلمان بنانے کے لئے خاص جدوجہد کرنی چاہیئے۔ (۵) ان چیزوں میں مسلمان چھوت چھات اختیار کریں۔ جن میں ہندو ان سے چھوت کرتے ہیں۔ (۶) ہر جگہ مسلمانوں کی دوکانیں کھلوائی جائیں۔ اور مسلمان ان سے خرید فروخت کریں۔ (۷) مسلمانوں کو ہندوؤں سے سودی قرضہ لینے سے روکا جائے۔

ظاہر ہے۔ کہ یہ سب باتیں مسلمانوں کے پنپنے اور ترقی کرنے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ اور ہر جگہ اور ہر علاقہ کے مسلمان بڑی سختی کے ساتھ ان کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں لیکن پنجاب خلافت کمیٹی نے ان امور کو اپنے عملی پروگرام میں شامل نہ کرتے ہوئے اپنی تمام جدوجہد کا رخ گورنمنٹ کے خلاف پھیر دیا اور اس وجہ سے اسے ہندوؤں سے امداد کی درخواست کرنی پڑی ہے۔ مسلمانوں کی موجودہ مشکلات کے حل کیلئے یہ جو طریق عمل اختیار کیا گیا ہے۔ اس کے حسن و قبح کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہر شخص کو حق ہے۔ کہ کامیابی کے لئے جو طریق بہتر سمجھے۔ اختیار کرے۔ اور جبکہ ہر طریق عمل کی خوبی یا نقص کا فیصلہ نتائج پر منحصر ہو۔ تو پھر کسی کو دخل دینے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ لیکن ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے یہ کہنے کا تو حق رکھتے ہیں کہ وہ اپنی ہر قسم کی بہتری اور بہبودی کے لئے خدا تعالےٰ کے فضل اور اپنی کوشش پر انحصار رکھیں۔ ہندوؤں کا اس وقت تک مسلمانوں کے متعلق جو رویہ چلا آتا ہے اور جو اب اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ وہ قطعاً اس بات کا موید نہیں ہے۔ کہ کسی نیک سے نیک اور مفید سے مفید مقصد میں بھی ہندو مسلمانوں کے ہمنوا ہو سکتے ہیں پھر اسی فتنہ کے انسداد کے لئے جو خود انہی کا پیدا کردہ ہے۔ ان سے یہ کہنا اور خلافت کے جلسہ خاص میں کہنا کہ ہم تو یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہر مذہب و ملت کے بزرگان کی توہین کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ کس طرح مناسب و موزوں ہو سکتا ہے۔ اور کیونکر اسلامی غیرت اور حمیت اسے گوارا کر سکتی ہے اس کے جواب میں ہندوؤں کی طرف سے جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ پرتاب ۲۷ر جولائی کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"لاہور میں خلافتی مسلمانوں کا جو جلسہ ہوا۔ اس میں ہندوؤں سے کہا گیا۔ کہ وہ بھی مسلمانوں کا اس ایجی ٹیشن میں ساتھ دیں جو وہ بزرگان مذاہب کی عزت کی حفاظت کے لئے قانون کی ترمیم کے لئے کر رہے ہیں۔ لیکن ہم ان مسلمانوں سے پوچھتے ہیں کہ تم کس منہ سے ہندوؤں سے یہ مطالبہ کرتے ہو۔ کیا ہندو تمہارے ساتھ مل کر ہائیکورٹ کو گالیاں دیں"

اس کے سوا ہمیں تو ہندوؤں سے کسی اور جواب کی قطعاً توقع ہی نہ تھی۔ مگر اچھا ہوا ہے۔ ابھی تک جن مسلمانوں کو کسی قسم کی توقع تھی ان پر بھی واضح ہو گیا۔ کہ ہندو انہیں کس نظر سے دیکھتے اور ان کی التجاؤں اور درخواستوں کے ساتھ کیسا متمردانہ سلوک روا رکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔

ہم نہایت اخلاص اور ہمدردی کے ساتھ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ مسلمان جب تک خود مضبوط نہ بنیں گے۔ اور جب تک ہندوؤں کے پنجہ سے نہ نکلیں گے۔ اس وقت ہندوؤں کے نزدیک ان کی وقعت ایک کوڑی کے بھی برابر نہیں ہے۔ اور مضبوط بننے کے وہی طریق ہیں۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے سامنے رکھے ہیں۔ اور جو ۲۲ر جولائی کے دن تمام پنجاب میں خصوصاً اور ہندوستان میں عموماً ہر جگہ بڑے بڑے عظیم الشان مجمعوں میں دوہرائے گئے ہیں۔

ریلوے سٹیشنوں پر مسلمانوں کو پانی کی تکلیف

قریباً قریباً تمام ریلوے سٹیشنوں پر مسلمان مسافروں کو سخت گرمی کے موسم میں پانی کی جسقدر تکلیف ہوتی ہے۔ وہ محتاج ثبوت نہیں۔ پچھلے دنوں ہمارے صیغہ امور عامہ نے محکمہ ریلوے کو اس کی طرف توجہ دلائی۔ تو وہاں سے یہ جواب آیا۔ کہ کوئی خاص شکایت پیش کی جائے۔ عام طور پر تکلیف کا اظہار کرنے پر کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ آج ہم ایک معزز اور سرکاری عہدیدار مسلمان کی اطلاع شائع کرتے ہوئے محکمہ ریلوے کو اس کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اور دیکھیں گے۔ کہ محکمہ اس بارے میں کیا کارروائی کرتا ہے۔

مکرمی معظمی مخدومی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل زاد عنایتہ۔

کچھ دن ہوئے۔ آپکے اخبار میں میں نے پڑھا تھا۔ کہ ریلوے اسٹیشنوں پر اگر پانی کی دقت ہو۔ تو کوئی خاص واقعہ تحریر کیا جائے۔ چنانچہ ۱۹ کی شام کو میانوالی سے میں دوپہر روانہ ہو کر اسٹیشن پر آیا۔ تو گاڑی لیٹ تھی شام کے وقت اور لوگ بھی وقت پر آ گئے۔ گرمی زیادہ تھی۔ جگہ جہاں مسلمانوں کا پانی رکھا جاتا ہے۔ بند تھی۔ مگر ہندوؤں والی کھلی تھی اور ہندوؤں کو پانی پلایا جاتا تھا۔ عام لوگ مسلمان پیاسے تھے۔ اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے شکایت کرتے تھے۔ میں نے اسٹیشن ماسٹر میانوالی کو جا کر کہا۔ کہ پانی کا قفل کھلوا دیں۔ تاکہ مسلمان پانی پئیں۔ مگر اس نے انکار کر دیا۔ کہ گاڑی لیٹ ہے جب اسٹیشن میں آدمی رکھا جائیگا۔ میں نے اعتراض کیا۔ کہ ہندوؤں کو کیوں پانی دیا جاتا ہے تب بولا کہ وہ اپنی دوائی ہیں۔ پھر میں نے کہا۔ اگر عام لوگ ہیں۔ تو ان کو سرکاری جگہ سے کیوں پانی لیکر دیتے ہیں اپنا انتظام کریں۔ مگر اس نے کہا۔ کہ میں مسلمانوں کو پانی اس وقت تک نہیں دینے کا حکم دونگا۔ جبتک سٹیشن پر گاڑی نہ آ جائے۔ حالانکہ ہندو مزے سے ٹھنڈا پانی پیتے تھے۔ اور مسلمانوں کو کہا جاتا تھا کہ دن بھر کا سخت گرم ٹانکی کا پانی نلکا سے کیوں نہیں پیتے۔ یہ حال...

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز پر مسلمانان پنجاب کا عمل

ہندوستان کے طول و عرض میں ۲۲ر جولائی کو عظیم الشان جلسے

مسلمانان پنجاب کے قومی و ملی اتحاد کے خوشکن مناظر

بھیرہ میں عظیم الشان جلسہ اور پُر زور تقریریں

حسب ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ ۲۲ر جولائی کو بھیرہ میں زیر صدارت ہستہ محمد سعید صاحب رئیس و میونسپل کمشنر و پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ بھیرہ۔ انجمن اسلامیہ کے احاطہ میں ایک زبردست جلسہ منعقد کیا گیا جس میں ہر فرقہ کے مسلمانوں نے نہایت دلچسپی سے حصہ لیا۔ حاضرین کی تعداد تین ہزار کے قریب تھی۔

جلسے کا افتتاح جناب شیخ فضل حق صاحب پراچہ پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی بھیرہ نے تلاوت قرآن مجید کے ساتھ کیا۔ اور رسول کریم صلعم کی شان میں ایک نعت مصنفہ مولوی دبیذیر صاحب بھیروی پڑھے جانے کے بعد اصل کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔

ابتدا میں جناب شیخ فضل حق صاحب پراچہ پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی بھیرہ نے مختصر طور پر مقاصد جلسے کو پبلک پر واضح کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح راجپال کو عدالت عالیہ پنجاب کے جج جسٹس دلیپ سنگھ نے بغیر سزا دینے کے چھوڑ دیا۔ اور اس طرح بزرگان دین پر ناجائز اور ہتک آمیز حملوں کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اور یہ اسی کا نتیجہ تھا۔ کہ ورتمان جیسی ناپاک اور فتنہ انگیز کتاب کے مصنف کو اور اخبار پرتاپ کے ایڈیٹر کو ہمارے رسول پاک صلعم جیسی اعلےٰ اور ارفع ہستی پر جس کو ہم لوگ دل و جان سے زیادہ عزیز سمجھتے ہیں۔ شرمناک حملے کرنے کی جرأت ہوئی۔ آپ نے دوران تقریر میں امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے سب فرقوں سے پہلے رسول پاک کے احترام کی خاطر آواز بلند کی۔ اور یہ جلسہ منعقد کرایا۔ بعد میں مولوی محمد قاسم صاحب دیوبندی نے مسلمانوں کو آپس کے اختلافات کو مٹانے اور یک جہتی سے دشمنان اسلام کا مقابلہ کرنے کی تلقین کی اور بتایا کہ اندرونی اختلافات کو رسول کریم صلعم نے رحمت قرار دیا ہے۔ اس لئے ان کو نظر انداز کر کے ہم کو رسول کریم صلعم کی عزت کی ہر طرح نگہبانی کرنی چاہیئے۔ اور آزمائشوں کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔

بعد میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب امام جماعت احمدیہ بھیرہ نے نہایت وضاحت کے ساتھ مسلمانوں کو خیر امت کے اعلےٰ خطاب کے صحیح صحیح مصداق بننے کی ہدایت کی۔ اور بتایا کس قدر بے غیرتی ہے۔ کہ باوجود تمام امتوں سے اعلےٰ امت ہونے کے ہم دوسرے لوگوں یعنی ہندوؤں کے دست و محتاج بن رہے ہیں۔ اس کی وجہ ہمارا تعلیم قرآن کو چھوڑ دینا ہے۔ اگر ہم رسول کریم صلعم کی تعلیم پر اور قرآن پاک کے ارشادات پر پورے طور پر کاربند ہوتے تو ناممکن تھا۔ کہ ان لوگوں کے غلام بنتے۔ جن کو قرآن کریم نے نجس قرار دیا ہے۔ اسی طرح اگر رسول پاک کی تعلیم پر چلتے۔ تو سود جیسی وبال جان آفت میں گرفتار نہ ہوتے۔ جس کو رسول پاک صلعم نے لعنت قرار دیا ہے۔ غرض آپ نے نہایت خوبی کے ساتھ مسلمانوں کو ان امور میں ہندوؤں سے چھوت چھات کرنے کی تلقین فرمائی۔ جن میں وہ لوگ مسلمانوں سے چھوت چھات کرتے ہیں۔ نیز آپ نے مسلمانوں کو تبلیغ پر کاربند ہونے اور دوسروں کے لئے اسوہ حسنہ بننے کی ہدایت فرمائی۔ اور رسول پاک صلعم کے اوصاف حمیدہ بیان فرما کر مسلمانوں کو متنبہ کیا۔ کہ جس امت کا ایسا رسول اور راہنما ہو۔ وہ امت کیسے ذلیل ہو سکتی ہے۔ آخیر میں آپ نے تمام فرقہائے اسلام کو متحدہ طور پر دشمنان اسلام کا مقابلہ کرنے کی ہدایت فرمائی جس کا عوام پر بہت اچھا اثر ہوا۔

بعد میں سید غلام حسین شاہ صاحب منشی فاضل خلف عشری نے نہایت پُر زور اور دل کو ہلا دینے والی تقریر کر کے مسلمانوں پر حقیقت حالات کا انکشاف کیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس اشتہار کو جو حضور نے ۲۲ر جولائی کے جلسے میں پڑھنے کے لئے لکھا تھا پبلک کو پڑھ کر سنایا۔ اور شدھی اور سنگھٹن کی فتنہ انگیز اور ملک کے خرمن امن کو برباد کرنے والی تحریکوں کی خوب قلعی کھولی۔ اور واضح طور پر بتایا۔ کہ کس طرح ہندو لوگ سادہ لوح مسلمانوں کو دام تزویر میں پھنسا رہے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ کے لئے مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے۔ غرض نہایت عمدگی سے چھوت چھات کے مسئلے کی تشریح فرمائی۔ اور اسلامی دوکانوں کے اجرا کی ضرورت کو اور تنظیم کی اہمیت کو اور باہمی اختلافات کے یکدم نظر انداز کر دینے کو بخوبی واضح کیا جس کا لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ آخیر میں آپ نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا جس نے اپنے اخلاص سے اس ضروری جلسے کے انعقاد کا اہتمام کیا۔ اور رسول پاک صلعم کی عزت و عظمت کی خاطر سب سے پہلے آواز اٹھائی۔

بعد میں شیخ فضل الحق صاحب سیکرٹری میونسپل کمیٹی بھیرہ نے حاضرین کو مسلمانوں کی موجودہ ناگفتہ بہ حالت بتا کر کہا ہم لوگ جاگ بھی رہے ہیں۔ اور ہماری دولت بھی ہماری آنکھوں کے سامنے لُٹی جا رہی ہے۔ حاضرین کی توجہ اس طرف مبذول کی کہ وہ جاگیں اور اپنی اصلی دولت کی یعنی رسول پاک کی عزت اور اسلام کی عزت کی نگہبانی کریں۔ اور جان تک اسی کام و دین لڑا دیں۔

ان تقریروں کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کے تجویز کردہ ریزولیوشن بالاتفاق رائے پاس ہوئے۔

آخیر میں پریذیڈنٹ صاحب کی طرف سے چند ریمارک کئے گئے۔ اور جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ دست بدعا ہونے کے بعد برخاست ہوا۔ بھیرہ کی تاریخ میں یہ جلسہ اپنی نوعیت کا آپ ہی تھا۔ اور قبل اس کے کوئی جلسہ ایسا شاندار اور کامیاب بھیرے میں آج تک کبھی نہیں ہوا۔ والسلام (خاکسار۔ غلام حسین خادم از بھیرہ)

کارروائی جلسۂ پاک پٹن

۲۲ر جولائی ۱۹۳۴ء کو جامع مسجد پاک پٹن در احاطہ مزار حضرت بابا فریدالدین صاحب گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ بعد نماز جمعہ تخمیناً دو ہزار مسلمانوں کا جلسہ زیر صدارت میاں نور احمد خان صاحب راجپوت وٹو مانیکا رئیس پیر غنی منعقد ہوا۔ جس میں اسلام کے ہر فرقہ کے مسلمان پائے جاتے تھے۔ دور و نزدیک کے گاؤں کے مولوی اور زمیندار صاحبان بھی شامل ہوئے۔ ابتدا میں حاجی جلال الدین صاحب ہیڈ قاضی علاقہ پاک پٹن نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت امام جماعت احمدیہ کا مضمون

"اسلام کے غلبہ کے لئے ہماری جدوجہد" پڑھ کر سُنایا۔ اور حاضرین نے اسے نہایت دلچسپی سے سُنا۔ پھر خاکسار نے اغراض و مقاصد جلسہ پر مختصر سی تقریر کر کے اتحاد عملی کی تحریک کی جس کو ہر خاص و عام نے پسند فرمایا۔ پھر جلسہ میں پیش ہونے والی تجاویز پر تبصرہ کیا۔ خاکسار کی تقریر کے بعد میاں جھنڈے شاہ صاحب نے چھوت چھات پر تقریر فرمائی۔ اور نعت رسول ؐ پڑھی۔ اس کے بعد سب تجاویز جلسہ میں پیش ہو کر بہ اتفاق رائے حاضرین پاس ہوئیں۔

تجاویز سید محمد شاہ صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی پلیڈر پاک پٹن نے ایک ایک کر کے پیش کیں۔ اور پاس ہوئیں۔ اس کے بعد مولوی قمرالدین صاحب امام مسجد ملیکے تاڑ نے ان تجاویز کے عہدوں پر قائم رہنے کے واسطے آیات قرآنی کا حوالہ دیکر ایک پُرتاثیر وعظ فرمایا۔

(خاکسار:۔ غلام احمد خان ایڈوکیٹ پاک پٹن)

جلال پور جٹاں میں جلسہ

حسب الحکم امام جماعت احمدیہ قادیان آج مورخہ ۲۲ر جولائی ۱۹۲۷ء مطابق ۲۱ محرم الحرام ۱۳۴۶ھ بعد نماز جمعہ مسجد میاں خدا بخش صاحب مرحوم میں زیر صدارت جناب حافظ نورالدین صاحب مفتی جماعت حنفیہ جلسہ قرار پایا۔ حاضرین جلسہ کافی تعداد میں تھے۔

تلاوت قرآن مجید سے کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے "اسلام کے غلبہ کے لئے ہماری جدوجہد" حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان کا مضمون حاضرین کے ذہن نشین کرایا۔ بعدہٗ حاجی سید پیر ظہور شاہ صاحب نے مسلمانوں کے تمدنی اور اقتصادی حالات کو مدنظر رکھ کر نہایت دلکش اور مؤثر پیرائے میں ایک تقریر فرمائی جس کا سامعین پر نہایت اچھا اثر ہوا۔ نیز مسئلہ چھوت چھات اور اتحاد بین المسلمین پر زور دیا گیا۔ اس کے بعد مجوزہ ریزولیوشنز بالاتفاق پاس ہوئے۔ (محمد صدیق جلالپور)

پیر غنی میں تین ہزار مسلمانوں کا اجتماع

میاں نور احمد خان صاحب مانیکا ذیلدار رئیس

موضع پیر غنی نے بموقعہ عرس حضرت پیر غنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مورخہ ۲۴ر جولائی ۱۹۲۷ء کے لئے دیگر مشہور علماء کرام پاک پٹن کے علاوہ خاکسار کو بھی تقریر کرنے کے لئے دعوت دی۔ چنانچہ خاکسار اور مولوی عبدالحق صاحب امام جامع مسجد پاک پٹن پہنچ گئے۔ ہم دونوں نے اپنی اپنی تقریروں میں مسئلہ چھوت چھات اور مسئلہ سُود اور مسئلہ تجارت پر زور دیا۔ اور مولوی صاحب نے مسلمان مستورات کو دوکانوں پر آمد و رفت رکھنے سے منع کیا۔ اور ان تمام مسائل کے متعلق لوگوں سے مناسب عہد کرائے۔ خاکسار نے علاقہ کے بڑے بڑے زمینداروں سے پختہ عہد لئے۔ کہ وہ ان مسائل کے متعلق اصلاحات پر عملدرآمد اپنے اپنے حلقہ اثر میں ضرور کرائیں گے۔ حاضرین کی تعداد تخمیناً تین ہزار کے قریب ہوگی۔ میاں صاحب مذکور نے ایک عام میلے کو اسلامی جلسہ کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ آپ کی یہ روح نہایت ہی قابل تعریف اور قابل شکریہ اور قابل تقلید ہے۔ اس میلہ پر ہندو دوکانداروں کو بکری کی کمی کی وجہ سے بہت نقصان برداشت کرنا پڑا۔ البتہ مسلمان دوکانداروں کو خوب منافع ہوا۔

(خاکسار: غلام احمد خان ایڈوکیٹ پاک پٹن)

سہارن پور میں جلسہ

۲۲ر جولائی ۱۹۲۷ء کی رات کو بعد نماز عشاء جامع مسجد سہارن پور میں تمام جماعت ہائے مسلمانان کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب مقصود علی خان صاحب منعقد ہوا۔ صحن مسجد باوجود اپنی فراخی کے ناکافی ثابت ہوا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشن پاس ہوئے۔

(عاجز عبدالعزیز سکرٹری انجمن احمدیہ سہارنپور)

رام گڑھ میں جلسہ

۲۲ر جولائی ۱۹۲۷ء بروز جمعہ موضع غوث گڑھ و رام گڑھ کا متحدہ جلسہ موضع رام گڑھ میں منعقد ہوا جس میں ہر دو گاؤں کے سب احمدی و غیر احمدی شامل ہوئے۔ اور مجوزہ قراردادیں بہ اتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(نور محمد امیر جماعت احمدیہ غوث گڑھ)

پائل ریاست پٹیالہ میں جلسہ

۲۲ر جولائی کو بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد میں مسلمانان پائل ریاست پٹیالہ کا عظیم الشان جلسہ جس میں ہر فرقہ کے مسلمان شامل ہوئے زیر صدارت شیخ محمد امین صاحب وکیل منعقد ہوا۔ اور متفقہ طور پر حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ قراردادیں پاس کی گئیں۔

مسلمانان نوشہرہ کا عظیم الشان جلسہ

مسلمانان نوشہرہ سب ڈویژن کا ایک پبلک جلسہ مورخہ ۲۲ر جولائی بروز جمعہ چھ بجے شام مسلم کلب میں زیر صدارت سید سید علی شاہ بادشاہ رئیس نوشہرہ کلاں منعقد ہوا۔ حاضرین جلسہ کی تعداد دو ہزار کے قریب تھی۔ چار ریزولیوشن بالاتفاق رائے علی الترتیب مندرجہ ذیل اصحاب کی طرف سے پیش ہو کر پاس ہوئے۔ جناب فتح محمد خان صاحب ملک پلیڈر نوشہرہ۔ مسٹر عزیز اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء نوشہرہ۔ مولوی غلام حیدر صاحب بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر نوشہرہ۔ ڈاکٹر غلام احمد صاحب پنشنر نوشہرہ۔

بعد ازاں حضرت امام جماعت احمدیہ کا وہ مضمون جو الفضل میں شائع ہوا۔ شیخ احمد اللہ صاحب احمدی ہیڈ کلرک کنٹونمنٹ بورڈ نوشہرہ نے پڑھ کر سنایا جسے سامعین نے بہت اچھی طرح توجہ سے سُنا۔ اور بہت پسند کیا۔ اس کے بعد جلسہ بخیر و خوبی دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ (بذریعہ تار)

حضرت امام جماعت احمدیہ کا مجوزہ محضرنامہ اور جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے جو محضرنامہ تجویز فرمایا ہے اور جس پر مسلمانوں کے دستخط کرائے جا رہے ہیں۔ اسکے متعلق حسب ذیل اعلان جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ انبالہ شہر نے مشتہر کیا ہے۔ ہم جناب سید صاحب موصوف کو ان کی اسلامی خدمات پر مبارک باد کہتے ہیں۔ اعلان یہ ہے۔

"گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں مسلمانوں کا ایک محضرنامہ بھیجا جائے گا۔ جس میں گورنمنٹ سے مسلمانوں کے حقوق کے بارے میں مطالبات کئے گئے ہیں۔ یہ محضرنامہ بڑے کاغذ پر چھپا ہوا ہے۔ اور اس کے ساتھ دستخطوں کے واسطے سفید کاغذ چسپاں کیا جائیگا۔ رضا کاران تبلیغ دستخط کرانے کے لئے سب مسلمانوں کے پاس آئیں گے۔ سب مسلمانوں سے درخواست ہے۔ کہ اس محضرنامے پر دستخط کر دیں۔"

موضع نور پور ضلع لدھیانہ میں جلسہ

مسلمانان موضع نور پور ڈاہہ ضلع لدھیانہ ۲۲ر جولائی ۱۹۲۷ء کو بعد نماز جمعہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مجوزہ ریزولیوشنز بالاتفاق رائے پاس ہوئے۔

جرانوالہ میں جلسہ

۲۲ جولائی کو جڑانوالہ میں جلسہ کر کے ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔
ابراہیم خان

سرگودہ میں جلسہ

مسلمانان سرگودھا کی متحدہ شمولیت سے جامع مسجد میں زیر صدارت مولوی عبدالحکیم صاحب امام جامع مسجد بعد نماز جمعہ ۲۲ جولائی جلسہ منعقد ہوا اور مجوزہ قراردادیں پاس ہوئیں

گھبانہ میں پرجوش جلسہ

۲۲ جولائی کو بعد نماز جمعہ ہر خیال کے مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ مسجد جامع قصبہ گھبانہ میں ہوا۔ مسلمانوں میں رسول کریم کی عزت کے تحفظ کے متعلق بیحد جوش تھا۔ شیخ عبدالرحیم صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل جھنگ نے اول مجلس کو مخاطب ہو کر مختصر سی تقریر فرمائی۔ پھر امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز پیش کئے۔ جو کہ باتفاق رائے منظور ہو کر اللہ اکبر کے نعروں میں پاس ہوئے۔ محمد اسمٰعیل۔

مسلمانان قصبہ عیسٰی خیل کا جلسہ

۲۲ جولائی بعد نماز جمعہ زیر صدارت سردار خان محمد غلام رسول خان صاحب رئیس عیسٰی خیل منعقد ہوا۔ اور مجوزہ تجاویز پاس ہوئیں۔
غلام سرور خان۔

حافظ آباد میں جلسہ

۲۲ جولائی ایک جلسہ عام زیر صدارت چودھری عطاء اللہ خان صاحب ذیلدار و آنریری مجسٹریٹ ممبر کونسل پنجاب رئیس اعظم کوٹ مارڈ ضلع گوجرانوالہ منعقد ہوا جس میں معزز اور باعزت اصحاب نے مجوزہ تجاویز پیش کیں جو متفقہ آرا سے پاس ہوئیں۔ محمد حیات خان۔

کیمل پور میں جلسہ

کیمل پور و مضافات کے مسلمانوں کا متحدہ و متفقہ جلسہ زیر صدارت مولوی علم الدین صاحب خطیب جامع مسجد کیمل پور میں منعقد ہوا جس میں پُرزور لیکن پُرامن تقریریں ہوئیں۔ اور قراردادیں باتفاق رائے منظور کی گئیں

بن باجوہ میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء بروز جمعہ بن باجوہ میں جلسہ منعقد کر کے مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ گلاب خان۔

مسلمانان انبالہ کا جلسہ

انبالہ شہر۔ ۲۳ جولائی۔ انبالہ میں ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد جمعہ کے روز بتاریخ ۲۲ جولائی بڑی دھوم دھام سے [illegible] منایا گیا۔ مجلس خلافت بنی بیکے پورسٹ وقت پر شروع ہو گئے۔ اور تبلیغی والنٹیروں نے جو شہر کے اندر ایک باقاعدہ جلوس میں پریڈ کرتے جا رہے تھے۔ کارروائی کا اعلان کیا۔ نعرہ ہائے تکبیر نظمیں پڑھی جاتی تھیں۔ جمعہ مسجد کا اجتماع عید کے اجتماع کا ثانی نظر آتا تھا۔ مناسب وعظ کیا گیا۔ اور جلسہ جو شام کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اس کی اغراض سمجھائی گئیں۔ جلسہ عام ۵ بجے شام کے وقت مسلم ہال میں منعقد ہوا۔ اور آدھی رات تک ہوتا رہا۔ سید غلام بھیک نیرنگ ایڈوکیٹ صدر جلسہ تھے۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

سید عطاء اللہ شاہ اور غازی عبدالرحمٰن اور رضا کاران خلافت کو مبارکباد دی گئی۔ توہین مذہب کے متعلق اجرائے قانون اور اصلاح ہائی کورٹ اور لازمیتوں کے بارے میں زور دیا گیا۔ یہ تمام قراردادیں گورنمنٹ اور پریس کو بھیجی جا رہی ہیں۔ (بذریعہ تار۔ از عبدالحکیم گجراتی)

مسلمانان موگا کا جلسہ

۲۲ ماہ جولائی بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد موگا میں مسلمانان موگا کا ایک جلسہ ہوا جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ حیات محمد

جلسہ عام مردان تکٹ گنج

۲۲ جولائی مسلمانان مردان کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب سلطان محمد خان صاحب ایم۔ اے منعقد ہوا جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے تجویز کردہ تمام ریزولیوشنز بالاتفاق رائے پاس کئے گئے۔

مسلمانان گکرالی ضلع گجرات کا جلسہ

مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسلمانان گکرالی ضلع گجرات کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ کثیر التعداد محبان اسلام جمع ہوئے۔ مولوی غلام حسین صاحب پیرزادہ سجادہ نشین نے قرآن کریم کی تلاوت کے بعد ایک پُر اثر تقریر کی۔ حاضرین محظوظ ہوئے۔ اور باتفاق رائے حاضرین جلسہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔
غلام احمد متعلم بی۔ اے۔

دہرم کوٹ بگہ میں جلسہ

۲۲ جولائی قصبہ دہرم کوٹ بگہ میں مسلمانان دہرم کوٹ بگہ دنجواں، کرو الیاں پٹھاناں، خان فتاح، قلعہ لال سنگھ، حسن پورہ کا ایک عظیم الشان جلسہ جناب جلال الدین صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مجوزہ ریزولیوشنز بالاتفاق منظور ہوئے۔

چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودہ میں جلسہ

۲۲ جولائی چک نمبر ۹۹ شمالی ضلع سرگودہ میں غیر احمدیوں اور احمدیوں نے مل کر ایک جلسہ کیا۔ مولوی کرم الدین صاحب باوجود بیماری کے جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ اور بڑے زور سے تقریر کی۔ اور ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔
غلام رسول۔

موضع للیانی ضلع شاہ پور میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء بروز جمعۃ المبارک موضع للیانی تحصیل بھلوال ضلع شاہ پور میں زیر صدارت جناب مولوی محمد ولی اللہ صاحب جلسہ منعقد ہوا جس میں ہر فرقہ کے مسلمان موجود تھے۔ مجمع تقریباً پانچ سو سے زیادہ تھا۔ اس موضع میں قبل ازیں آج تک کسی جلسہ اسلامیہ میں اس قدر اجتماع کبھی نہیں ہوا۔ باتفاق رائے مجوزہ قراردادیں جلسہ میں پیش ہو کر پاس ہو گئیں۔
(محمد عبدالرحمٰن نقشبندی)

اس قسم کے غیر ذمہ دار اشخاص کو روکیں۔ کہ سارے فساد کے یہی بانی ہیں۔ یہ لوگ موقع کی نزاکت اور کام کرنے والوں کی مشکلات کو نہیں دیکھتے۔ اور نادان دوست کی طرح اپنی قوم کو فائدہ پہنچانے کی بجائے اس کو نقصان پہنچا دیتے ہیں۔ اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ نوجوانان سرحد اس موقع پر نہایت بردباری سے کام لے رہے ہیں۔ اور ہر اک معقول بات کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ پس ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ اس قسم کے فتنہ انگیز مضامین کی روک تھام کی جائے۔

میں ہندو صاحبان سے یہ بھی خواہش کرتا ہوں کہ جس طرح وہ سرحد کے بھائیوں کی ہمدردی کی طرف متوجہ ہیں۔ اسی طرح وہ چمبہ اور دوسری ریاستوں میں جو مسلمانوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس کی طرف بھی توجہ کریں۔ اور اس ظلم کو جو کم زور مسلمانوں پر کیا جا رہا ہے۔ دور کریں۔ ورنہ ان کا کوئی حق نہیں۔ کہ ابتدا خود کر کے اس کے انجام سے محفوظ رہنے کے لئے واویلا کریں۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

خاکسار مرزا محمود احمد

غیر منسلک سرحدی قبائل کا اجتماع

جناب میر اکبر صاحب آفریدی ملک خیل کنڈی جمال خیل۔ ڈاکخانہ جمرود ضلع پشاور نے ۲۳ر جولائی کے اس جلسہ کی جو سرحدی قبائل نے منعقد کیا حسب ذیل روئداد شائع کرائی ہے۔

۲۳ر جولائی کو مقام زیارت ولی بابا متصل قلعہ جمرود خیبر ایجنسی آفریدی قبائل نے جمع ہو کر مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کیں:۔

(۱) جس قدر ہندو قبائل غیر علاقہ میں آباد ہیں۔ وہ فوراً اپنے اپنے علاقوں سے خارج کئے جائیں۔

(۲) کوئی مسلمان کسی ہندو سے ایک پیسہ کا سودا نہ خریدے خواہ وہ ہندو علاقہ افغانستان میں سکونت پذیر ہو یا انگریزی علاقہ میں۔

(۳) تمام قبائل پنجاب اور ہندوستان کے مسلمانوں سے ان کے تمام قومی اور مذہبی معاملات میں متفق ہیں۔

یہ تینوں قراردادیں باتفاق منظور ہوئیں۔ اس کے بعد ایک عرضیہ جس پر تمام قبائل سرحدی کے سرداروں کی مہریں ثبت تھیں۔ پولیٹیکل ایجنٹ خیبر ایجنسی اور جناب خان بہادر سردار عبد الصمد خان اسسٹنٹ پولیٹیکل افسر خیبر ایجنسی کے پاس بھیجا گیا۔ اس عرضداشت کا مضمون یہ تھا۔

جناب عالی۔ ہم تمام مشران وکشران مسلمان قبائل علاقہ غیر عرض پرداز ہیں۔ کہ ہمارے قبائل عرصہ سے گورنمنٹ کے بہی خواہ ہیں۔ اس سے پیشتر گورنمنٹ ہم پر یہ الزام لگاتی تھی۔ کہ ہندو لوگ غیر علاقہ کے قبائل سے بہت تنگ ہیں۔ اور ہمیشہ فریاد کرتے ہیں۔ کہ قبائل کے لوگ ہندوؤں پر ڈاکہ ڈال کر انہیں لوٹ لیتے ہیں۔ ہم لوگوں نے گورنمنٹ سے وعدہ کیا۔ کہ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ ہم لوگ آج تک اپنے عہد کے پابند رہے ہیں۔ اور ہندوؤں کی لوٹ مار سے باز رہے ہیں۔ اب چونکہ ہندوستان کے اندر انگریزی علاقہ کے سرکردہ ہندوؤں نے چند کتابیں ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف چھاپی ہیں۔ اور ان کتابوں میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت ہتک کی ہے۔ اس لئے تمام قبائل علاقہ غیر صوبہ سرحدی اس پر سخت رنجیدہ اور ملول ہیں۔ کیونکہ تمام دین محمدی کے پیرو ہیں۔ اور جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء کا تاج فخر بنی آدم بلکہ باعث خلق کون ومکان مانتے ہیں۔ اگر گورنمنٹ نے ہماری درخواست پر توجہ نہ کی۔ اور ان ہندو ملعونوں کو جنہوں نے یہ ناپاک کتابیں شائع کی ہیں۔ یا شائع کرنے میں مدد دی ہے۔ کافی سزا نہ دی۔ تو سخت فساد برپا ہونے کا احتمال ہے۔ کیونکہ یہ دینی معاملہ ہے۔ مسلمان اس توہین کو ایک لمحہ کے لئے برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم صوبہ سرحد کے تمام آفریدی نہایت جوش استقلال اور عزم راسخ کے ساتھ عرض پیرا ہیں۔ کہ اس معاملہ میں فوراً توجہ کی جائے۔

لنڈی کوتل میں عشتر کا اجلاس

۲۳ر جولائی ۱۹۲۷ء کو ساڑھے دس بجے دن قریب لوار گی لنڈی کوتل میں تمام قبائل کا عشتر کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ہر خیال کے افراد شامل تھے۔ ذکا خیل اور کوکی خیلوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں گستاخی کے پیش نظر ہندوؤں کو اپنے ملک سے نکال دیا تھا۔ شنواریوں نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا۔ اس لئے تمام قبائل کا یہ اجلاس منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں یہ قرار دیا گیا کہ (۱) ہندوؤں سے سود لینا قطعاً حرام ہے۔ جس کے خلاف کسی قسم کی شکایت پایہ ثبوت کو پہنچ جائے گی۔ اس پر ایک سو روپیہ جرمانہ ہوگا۔ (۲) اگلے جمعہ تک ہندوؤں کو مہلت دی جائے۔ تاکہ وہ نکل جانے کا بندوبست کر لیں۔ (۳) جمعہ کے بعد کوئی پٹھان ان کی اس طرح حفاظت نہیں کریگا جس طرح پہلے کرتا تھا۔ کیونکہ مسلمانوں پر اس خدمت عظیم کے صلے میں ہندوؤں نے یہ بے نظیر مہربانی کی ہے۔ جس کی مثال پچھلے سات سو برس میں کہیں نہیں ملتی۔

ان جلسوں کی کارروائی سے ظاہر ہے کہ سرحد کے غیور اور باغیرت مسلمانوں میں ہندوؤں نے دینی شرارتوں اور فتنہ انگیزیوں سے کس قدر جوش پیدا کر دیا ہے۔ لیکن ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ جوش کو مفید ترین رنگ میں استعمال کریں گے۔

مقدمہ ورتمان ہائیکورٹ میں

۲۷ر جولائی "ورتمان" کے مقدمہ میں ملزموں کی طرف سے صفائی کی شہادتیں پیش ہونی تھیں۔ مگر وکیل صفائی نے کہا۔ کہ ہم نے فیصلہ کیا ہے۔ دونوں مقدموں میں صفائی کی شہادتیں پیش نہ کی جائیں۔ چنانچہ کوئی گواہ پیش نہ کیا جائیگا۔ اس موقع پر ملزم گیان چند کو گواہوں کے کٹہرہ میں لایا گیا۔ جس نے کہا۔ میں صفائی کی شہادت پیش کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ ازاں بعد دیوی شرن شرما کو بلایا گیا۔ اس نے بھی صفائی کی شہادتیں پیش کرنے سے انکار کر دیا۔

اس پر عدالت نے پوچھا۔ کہ آیا بحث ابھی شروع کر دی جائے۔ جس کے جواب میں مسٹر جگت رام پوری وکیل ملزمان نے کہا۔ کہ میں تو اسی وقت بحث کے لئے تیار ہوں۔ وکیل استغاثہ سے پوچھ لیجئے۔ البتہ میں اتنی گذارش کرونگا۔ کہ چونکہ ملزم نے صفائی نہ پیش کرنے میں ایثار دکھایا ہے۔ اس لئے مجھے وکیل استغاثہ کے بعد آخر میں بولنے کی اجازت دی جائے۔

اس پر عدالت اور وکیل صفائی کے درمیان جرح قدح ہوتی رہی۔ وکیل صفائی کہتا تھا کہ اس سے قبل عدالت عالیہ میں ایسا کوئی مقدمہ پیش نہیں ہوا۔ اس لئے عدالت کو یہ نئی نظیر قائم کرنے کا حق حاصل ہے۔ کہ وہ وکیل صفائی کو اخیر میں بولنے کا موقع دیوے۔ جسٹس براڈوے نے اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ اس مقدمہ کی سماعت مجسٹریٹ کی عدالت کی سماعت کی طرح ہے۔ اور صوبہ پنجاب کی عدالتوں میں عام دستور یہی ہے۔ کہ پہلے وکیل استغاثہ مقدمہ کے حالات مضبوط کر کے عدالت کے سامنے رکھتا ہے۔ پھر وکیل صفائی جواب میں بحث کرتا ہے۔ اور اخیر میں وکیل استغاثہ کو جواب الجواب کا موقع دیا جاتا ہے۔ ہم اس طریق کار سے انحراف نہیں کریں گے۔

اس امر کا فیصلہ ہو جانے کے بعد سر شفیع سے بحث کے بارہ میں استفسار کیا گیا۔ آپ نے کہا۔ کہ اگرچہ میں امتثال امر کے طور پر اس وقت بھی بحث کے لئے تیار ہوں۔ لیکن آج میں محض صفائی کے گواہوں پر جرح کرنے کے لئے تیار ہو کر آیا تھا۔ اس لئے اگر بحث کل پر ملتوی کر دی جائے۔ تو چنداں غیر مناسب نہ ہوگا۔

چنانچہ گفتگو کے بعد قرار پایا۔ کہ دونوں مقدموں کی بحث مشترکہ ہو۔ فریقین کے وکلاء نے اس پر رضامندی کا اظہار کیا۔ اور بحث کے لئے ۲۸ر۔ ۲۹ر اور ۳۰ر جولائی کی تاریخیں مقرر ہوئیں۔

۲۸ر جولائی سر شفیع نے استغاثہ کی طرف سے مفصل تقریر کی۔ جو اس دن ختم نہ ہوئی۔ اور دوسرے دن تک جاری رہی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز پر مسلمانان پنجاب کا عمل

پنجاب کے طول و عرض میں ۲۲ر جولائی کو عظیم الشان جلسے

مسلمانان پنجاب کے اتحاد و اتفاق کے خوش کن مناظر

مسلمانان شیخوپورہ کا عام جلسہ

۲۲ر جولائی کو بعد از نماز مغرب بصدارت مولانا مولوی غلام حیدر صاحب وکیل جلسہ منعقد ہوا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشن باتفاق رائے پاس کئے گئے۔

میانوالی میں جلسہ

بروز جمعہ شریف بتاریخ ۲۲ر جولائی ۱۹۲۷ء مسجد مولوی محمد اکبر علی صاحب میں ایک شفقہ مسلمانان میانوالی اور اس کے اردگرد کا اجلاس منعقد ہوا۔ جلسہ میں تقریباً ایک ہزار آدمی جمع ہوئے۔ اور امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشن زیر صدارت خان محمد اکبر خان میونسپل کمشنر میانوالی اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔ (مولوی غلام قادر انجمن اسلامیہ میانوالی)

مسلمانان رہتک کا عظیم الشان اجتماع

۲۲ر جولائی کو بعد نماز جمعہ مسلمانانِ رہتک کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب حاجی اللہ دین صاحب جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے حالات حاضرہ پر ایک گھنٹہ تقریر کی جس میں مسلمانوں کو اتحاد۔ ہندوؤں سے چھوت چھات کرنے اور تبلیغ کے اہم فرض کی طرف توجہ دلائی۔ حاضرین نے چار دفعہ یک زبان ہو کر متذکرہ بالا امور پر کاربند ہونے کا عہد کیا۔ اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کے تجویز کردہ ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔ (حکیم بشیر احمد خان)

وزیر آباد میں جلسہ

وزیرآباد میں جمعہ کے ایک دو روز پہلے اور جمعہ کے دن بڑا عظیم الشان جلسہ ہوا۔ اس جلسہ میں جناب مولانا حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی نے بالخصوص حصہ لیا۔ اور اپنے مواعظ حسنہ سے ہم لوگوں کو مستفید فرمایا۔ قراردادیں بھی پاس کر کے روانہ کی گئیں۔ ہم لوگ حافظ صاحب موصوف کے تہ دل سے ممنون ہیں۔ (صوفی از وزیرآباد)

۲۲ر جولائی کو خواتین سیالکوٹ کا جلسہ

۲۲ر جولائی کو بعد نماز جمعہ خواتین سیالکوٹ کا اجلاس ہوا جس میں حالات حاضرہ پر مختصر تقریر کرنے کے بعد حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

"ہم احمدیہ مستورات سیالکوٹ بغرض حصول انصاف انگورنمنٹ اپنے اس دلی رنج و درد کا اظہار کرتی ہیں جو رسالہ ورتمان و کتاب رنگیلا رسول کے مصنف و ناشر کی گندہ دہنی کی وجہ سے ہر مسلمان کو بے چین کر رہا ہے۔ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس پر اپنی جان و مال اور اولاد قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ نیز گورنمنٹ سے باادب ملتمس ہیں۔ کہ وہ ظالم کو سزا دے۔ اور ایسا قانون جاری کرے۔ جس کے بعد عوام الناس کی دل آزاری کا سد باب ہو جائے۔ اور کرسی عدالت سے مسٹر جسٹس کنور دلیپ سنگھ کے لئے ہرگز ہرگز جائز نہ سمجھی جائے۔ نیز ایسے جج کو علیحدہ کرنے کا بہترین مشورہ دینے والوں کو جو ناحق جیل میں ڈال دیئے گئے ہیں۔ گورنمنٹ عالیہ جلد سے جلد رہا کرے۔

پٹنہ میں جلسہ

مسجد شیر شاہ واقع محلہ دھول پورہ پٹنہ سٹی میں ۲۲ر جولائی ۱۹۲۷ء کو بعد نماز جمعہ ایک جلسہ عام مقامی مسلمانوں کا منعقد ہوا۔ کوئی دو اڑھائی سو مسلمانوں نے جن میں محلہ کے رئیس جناب احسن نواب صاحب بھی موجود تھے۔ جلسہ میں شرکت

کی۔ انعقاد جلسہ کی غرض ایڈیٹر و پبلشر مسلم آؤٹ لک کے ساتھ اظہار ہمدردی اور گورنمنٹ سے یہ استدعا کرنا تھا۔ کہ ایڈیٹر و پبلشر مسلم آؤٹ لک کو چونکہ وہ بے قصور ہیں۔ رہا کر دیا جائے۔ تجاویز امام صاحب مسجد ہذا کی تحریک سے اور باتفاق رائے عامہ پاس ہوئیں۔ (راقم حسین احمد آزاد)

گجرات میں جلسہ

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو لاہور سے گجرات جانے اور ۲۲ر جولائی کا جلسہ منعقد کرانے کے متعلق ایسے وقت میں اطلاع ملی۔ کہ وہ باوجود جلد پہنچنے کی ممکن سعی کرنے کے جلسہ کے وقت سے صرف تین گھنٹے قبل گجرات پہنچ سکے۔ جاتے ہی انہوں نے اس سرگرمی اور عقلمندی سے کام لیا۔ کہ تمام معزز مسلمانوں کو متفقہ جلسہ پر آمادہ کر لیا۔ اور مقررہ وقت پر شاندار جلسہ منعقد ہوا جس میں ہر فرقہ کے ایک ہزار لوگ شامل ہوئے اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ اور حضور کا مضمون پڑھ کر سنایا گیا۔

کتاب رنگیلا رسول کے متعلق وزیر ہند کی خدمت میں عرضداشت

لندن۔ ۲۶ر جولائی۔ وزیر ہند کی خدمت میں جو عرضداشت ان حملوں کے خلاف۔ جو بعض ہندوؤں نے بانی اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کئے ہیں۔ اور رنگیلا رسول مصنف ... کی برأت کے خلاف درخواست پر دو سو اشخاص کے دستخط ہو چکے ہیں۔ جن میں سر آرتھر کونن ڈائل۔ سر ڈیم پیمن۔ سر رینبولڈ لنڈن اور بہت سے ہندوستانی۔ ایرانی۔ شامی۔ اور برطانی مسلمان شامل ہیں۔

"مانچسٹر گارڈین" نے مقدمہ کتاب "رنگیلا رسول" پر ایک مقالہ افتتاحیہ شائع کیا ہے۔ جس میں وہ لکھتا ہے۔ کہ فرقہ وارانہ جذبات کی موجودہ حالت میں اس قسم کی کتاب شائع ہونے سے یہ امر لازمی ہے۔ کہ ایسے ناخوشگوار نتائج پیدا ہوں۔ جو کچھ عرصہ پہلے کوہاٹ میں رونما ہوئے۔ اور جن کی وجہ سے ہندو آبادی کو کوہاٹ چھوڑنا پڑا۔ آخر میں جریدۂ مذکورہ لکھتا ہے۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ مسلمانان پنجاب نے تہیہ کر لیا ہے۔ کہ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر اپنے پڑوسی ہندوؤں کے خلاف جس قدر نفرت ممکن ہو پیدا کریں۔

(رائٹر)

(منشی عبدالرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)